بعون صناع یکمین و مکان فضل خلاق زمین و زمن
ظفرنامه
در مطبع نامی منشی نولکشور بطبع مزین مقبول جهان شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلم کہاں تاب و طاقت کہ میری زبان | کرے حق تعالے کی قدرت بیان | وہ صنعت ہے اسکی ہین تا فلک

کہ حیرت مین ہین جملہ جن و ملک | زبان مو بمو ہو اگر تن مرا | سر مو بہ حمد اوسکی ادا

نہ اس گدائی یہی ہے صدا | مین ہون اوسکا بندہ وہ میرا خدا | پھر اوسکے سوا اور جو ہے کلام

نبی و علی پر درود و سلام ❊ پوشیدہ نہ رہے کہ سوائے تذکرۂ الہی سب گفتگو واہی ہے مگر حکایات عشق انگیز اور روایات درد آمیز رسیدگان عالم امکان کو نیرنگی روزگار سے گوش گذار اور صنایع بدایع قادر برحق سے خبردار کرتے ہین اس لیے اس خاکپاے درویشان حق ہین محمد عوض زرین نے قصۂ دلپذیر زبان فارسی مین ترتیب دیا اور عبارت شگفتہ سے گلدستۂ مجالس کیا راجہ جسونا سراپا حلم و تمکین راجہ رام دین کنا ویس عالی منش کے برادر بزرگ خداوند عدل و داد راجہ سیتل پرشاد و برادر میانہ فیاض زمانہ راجہ جگیوالی پرشاد ادام اللہ اقبالہم مین اس نسخہ کی تصنیف مطالعہ فرماتے رہے اور اوسکو دیکھا ایک روز فرمایا کہ اگر کلام زبان ہندی مین انتظام پائے سامع کو بہت سرور آئے شوقیہ آقا کو بہبودی دنیا و عقبے جان کر سر رشتہ ادب کو ہاتھ سے نہ دیا اور زبان اردو مین قلم بند کیا اشعار الحمد للہ کہ وہ مدعا کامیاب ہے کہ جسکی بدولت یہ کتاب

جوان و جوان بخت و روشن جبین	الٰہی ہمیشہ راجہ رام دین	ہوئی اوسکی خواہش کہ یہ داستان
عبارات رنگین سے ہو گلستان	بنا کر یہ گلدستہ روزگار	لکھی اسکی تاریخ باغ و بہار ۱۲[illegible]
جو کوئی کرے سیر یہ گل زمین	اوسے دے دعا اور مجھے آفرین	

سرزمین ولایت روم مین ایک بادشاہ عادل دریادل صاحب تاج و تخت نام آزاد بخت اوسکی عمر چالیس کے قریب پہنچی مگر اولاد سے بے نصیب ایک روز آئینہ روبرو تھا بال سفید نظر آیا فرمایا بے اولاد زندگی بے مزہ ہے اور دنیا دو روزہ ہے گوشہ لیجیے اور عبادت کیجیے

ابیات نکلنے لگے بال میرے سفید ؛ رہی اب کسے زندگی کی امید ؛ اگر سو برس تک رہین جان و تن ؛ پھر آخر وہی گور ہے اور کفن ؛ بس گوشہ لیا اور حکم کیا کہ جب تک اجازت نہ پائے اپنا اور بیگانہ کوئی نہ آئے امیر اور وزیر سب حیران ہر ایک کو اور ہی گمان کوئی کہتا سودائی کوئی کہتا فقیر ہوا تیسرے روز خردمند نام وزیر صاحب تدبیر نے جا کر عرض کی کہ بے جمال عالم آرا جہان تاریک ہے اور غلام رنج و راحت کا شریک ہے جو پیر و مرشد فرمائیں سب عمل مین لائین کہا میرا تخت بے جانشین اور انگشتری بے نگین ہے خدا نے تجھے ملک کا مالک کیا مگر فرزند نہ دیا اب دنیا سے نفرت اور فکر آخرت ہے قطعہ

یہ لازم ہے جو آدمی پیر ہو	اوسے زاد عقبے کی تدبیر ہو
کہ بے بندگی ہیچ ہے زندگی	مرے حق مین اکسیر ہے بندگی

وزیر نے عرض کی کہ صدقہ دافع ہر مرض ہے اور خیرات کفیل ہر غرض ہے ظل سبحانی تخت سلطانی پر جلوس فرمائیں اور خدمت فقرا بجا لائیں یقین ہے کہ گوہر مراد ملے اور گل مقصد کھلے بارے التماس وزیر نے حسن اجابت پایا بار عام فرمایا کہ تمام روز عدل و انصاف سے حکمرانی کرتا اور شب کو تنہا گور بزرگان پر فاتحہ خوانی کرتا ایک روز بادشاہ تھی شہر سے باہر ایک چراغ نظر آیا فرمایا اس شدت ہوا مین چراغ روشن کرشمہ جنات سے ہے یا کسی بزرگ کی کرامات سے قدم آگے رکھا دیکھا ایک قبر مین چار درویش خاموش بیٹھے ہین پوشیدہ کھڑا ہوا دریافت کرے انسان ہین یا شیطان ناگاہ ایک فقیر بولا کہ ہم تم ہر ایک نے بہت سا رنج اوٹھایا اور آج آب و دانہ یہان لایا کل دیکھیے پردۂ غیب سے کیا باہر آئے اور چرخ شعبدہ باز کیا بازی لائے شب دراز ہے اور درد دل جان گداز ہے اپنی اپنی سرگذشت کہو تا روز روشن ہو کہا بہتر ہے اول آپ ہی آغاز اور ہم غریبوں کو سرفراز کیجیے

قصہ اول درویش اول بولا کہ یہ آوارہ وطن باشندہ یمن ہے اس بندہ کا والد [illegible] ملک التجار اور صاحب اقتدار تھا دولتمند اوس سے قرض لاتے اور فقیر [illegible]

دو فرزند رکھتا تھا ایک یہ فقیر دوسری ہمشیرہ لیکن کار خیر ہمشیرہ سے اپنے حین حیات مین فراغت کی
اور میری پرورش بناز و نعمت کی جو مین بلوغت کو پہونچا میرے باپ نے پیالۂ اجل پیا اور میری
مان نے خانۂ گور کو آباد کیا تین روز تک میری وہ حالت رہی کہ نہ کسی کی سنی اور نہ اپنی کہی چوتھے روز
خویش و اقربا آئے حرف نصیحت و بیان لائے کہ گریہ و زاری سے درگذر اور صبر اختیار کر **نظم**
جیسے دی ہے سب نے خلاق عالم نے جان ✤ وہ کریم کا دنیا مین ہے مہمان ✤ جہان مین کسی کو نہین ہے قرار ✤
سراسر زمین گور ہے اور مزار ✤ ناچار دل کو تسلی دی اور گھر کی خبر لی نقد و جنس باپ کا پایا مال فراوان
ہاتھ آیا آغاز جوانی اور موسم نادانی تھا چند اوباش طعام تلاش یار اور ندیم کار ہوئے طبیعت عیاشی پر
آئی اور عالم بے پروائی ہر وقت راگ و رنگ اور طبلہ و مردنگ تھا **نظم** شب و روز رہتا تھا دور
شراب ✤ کہوتا تھا دل دشمنون کا کباب ✤ وہ دلچسپ مجلس شگفتہ بہار ✤ کہ باغ ارم کیجئے اوسپر نثار ✤
تھوڑی مدت مین یارون نے ہزارون کو برباد دیا اور کنارہ کیا نہ آشنا رفیق نہ بیگانہ شفیق اپنا
احوال یہانتک نوبت پہونچا کہ نہ سر پر تاج اور روٹی کا محتاج جو کسی طرف راہ نہ پائی ہمشیرہ یاد آئی دست
تاسف ملاتا تنہا چلا نہ زاد راحلہ یار قافلہ غم و غصہ کھاتا آپ کو وہان پہونچایا ہمشیرہ صورت فقیر دیکھکر روئی
کہا اے بھائی دولت مفت کھوئی پھر خدا سے لطیف لائی پوشاک فاخرہ پہنائی کئی مہینے رہا ایک دن
ہمشیرہ نے کہا بھائی بیکاری باعث بیقدری ہے اور دلیل بے ہنری ہے سوداگر شام کو جاتے
ہین تو بھی متاع تجارت خرید لا اونکے ساتھ جا پریشانی دور اور فراغت بدستور ہوگی مین بیٹھا رہا
کچھ نہ بولا اوسنے صندوقچہ کھولا دو سو اشرفی دی اور تشفی کی مین نے متاع کفایت سے لی
اور ایک معتمد کو سپرد کی قافلے نے کوچ کیا مین نے رہ کر گھوڑا لیا چند روز کے بعد با ساز خوب
اور لباس مرغوب چلا دو منزلے طے کرکے جا ملا سوداگرون کو استراحت اور راستے کو سیاحت
کرتے ہر روز باتفاق دعوت کھاتے منزل بمنزل خوش جاتے جب قافلہ شام کے نزدیک پہونچا
مین سر شام سوار ہوا کہ پیشتر شہر کو جاؤن کاروان سرا مین فرود آؤن گھوڑا تیز کرکے آیا دروازہ شہر پناہ
بند پایا ناچار زیر دیوار منزل کی جب کہ نصف شب گذری آہٹ پہونچی اوس وقت کسی نے ایک صندوق
دیوار سے نیچے پھینکا [illegible] دیکھا تو ایک نازنین چاردہ سالہ آتش کا پرکالہ
کہ آفتاب اوس سے شرمندہ اور چھپتا ماہتاب اوسکا بندہ زخمی صندوق مین تڑپتی ہی اور آہستہ آہستہ

کہتی ہے کہ اے بیدرد مین نے کیا بدی تقصیر کی کہ تونے میری جان لی **قطعہ** جو مین دیکھا
اوس نازنین کا جمال ٭ ہوئی زلف اوسکی محبت کا جال ٭ اوسے دیکھ گھائل مرا دل ہوا ٭
پڑی ایسی ٹھہر کہ بسمل ہوا ٭ مین نے کہا اے جان جہان تیرا گھر کہان ہے کس ظالم نے برچھی سے تیرا
تن نازک زخمی کیا اور یہ وبال سر لیا اگر مین اوسے پاؤن قیمہ بناؤن میری آواز جب اوسکے کان
سنکر آنکھ کھولی اور بولی اے عزیز کیا فائدہ کام تمام ہے اگر مجکو زمین کھود کے گاڑ دے ثواب عظیم
مین نے دل ہاتھ سے دیا تامل نکیا جوانی دیوانی ہوتی ہے اوسکا صندوق اوٹھایا کاروان سرا
مین لایا جراح کو طلب کیا مگر خوف نے لیا مبادا کشف راز ہو قصہ دراز ہو القصہ جراح نے اوسکا منھ
کھولا متنبہ ہوکر بولا کہ اے بے معنی یہ کیا نادانی ہے میری زبان سے نکلا بندہ بے تقصیر ہے
اور یہ میری ہمشیرہ ہے قافلہ مین سے آتا تھا رات کو چورون نے لوٹ لیا اور اسکو زخمی کیا شہر نزدیک
پایا اوٹھا لایا بارے جراح نے رحم کیا زخمون کو سیا اور کہا امید ہے خدا فضل کرے یہ نہ مرے
جو سوداگر داخل شہر ہوئے مین نے اپنا مال لیا سب اوسی پر خرچ کیا آرام مجھپر حرام ہوا جو وہ کھاتی تو مین
کھاتا جو وہ سوتی تو مین سوتا **نظم** نہ آرام جبکو نہ تن کی خبر ٭ اوسی پر مری رات دن تھی نظر ٭ جو کرتی
تھی میری طرف وہ نگاہ ٭ تو میرے جگر سے نکلتی تھی آہ ٭ قدرت خدا سے صحت پائی چالیس روز کے بعد
نہائی اے درویشو جس وقت وہ نہائی اور مسند ناز پر آئی کیا عرض کرون **نظم** وہ چہرے پر
اوس ناز پرور کے نور ٭ مگر آسمان پر سے اوتری تھی حور ٭ خدا جانے انسان تھی یا پری ٭ درخشان تراز
زہرہ و مشتری ٭ وہ نازنین ہمیشہ چپ رہتی اپنا احوال کچھ نہ کہتی مین بھی بے اجازت بات نہ کہتا
اوسکی رضا مین رہتا آخر میرے پاس خرچ نہ رہا ملول بیٹھا تھا فرمایا کہ مین نے جانا جو تیرے پاس تھا
سب خرچ کیا لکھنے کا سامان حاضر کر اوسکے کہنے کے موافق حاضر کیا اوسنے لکھ دیا اور کہا
فلانی طرف ایک سوداگر صاحب اقتدار ہے اوسکا نام سیدی بہار ہے یہ رقعہ لیجا اوسے دے
مین نے رقعہ پہونچایا وہ آداب بجالایا فوراً ایک خوان سر بمہر مجلس سے لاکر غلام کو دیا اور حکم کیا
کہ جس مکان سے یہ جوان رخصت کرے تو وہان سے پھرے مین نے سر دروازہ کاروان سرا
خوان لیا اوسے رخصت کیا خوان بھاری تھا بدشواری حجرے مین لایا اوس جان جہان نے
فرمایا دیکھ گیدی نے کیا بھیجا سرپوش اوٹھایا پر از طلا پایا مجکو حیرت آئی کہ اوس عزیز نے اس قدر زر دیا

اور کچھ تعجب نہ کیا الٰہی یہ نادرہ روزگار کس خاندان بزرگ سے ہے پھر مہربانی سے کہا اے فلان تو نے میری خدمت بہت کی اور اپنی دولت برباد دی ہشت زر لے خرچ کر مین بازار سے طعام لذیذ لایا اوسنے تناول فرمایا کہا ایک حویلی خرید کر کے گو گرتا اپنا علاوہ بہتر ہے مین نے تمام روز گردش کہائی ایک عمارت بہم پہونچائی لکھی ہزار اشرفی قیمت دے کر خرید کی جب عمارت مین آئی اشارت فرمائی کہ بازار کی طرف جا پوشاک طیار لا مین نے کہا اے جان جہان پوشاک طیار کہان ملے فرمایا قلعہ بادشاہی کے متصل یوسف نامے سوداگر مالدار ہے اوسکی دکان پر طرح طرح کا اسباب طیار ہے مین گیا دیکھا ایک جوان خوش رو چار ابرو بالا مسند ناز پر امتیاز بیٹھا ہے نظم

بہت نازک اندام و خوش قد جوان ۔ چمن مین نزاکت کے سرو روان
نہایت حسین اور صاحب جمال ۔ گلستان خوبی کا تازہ نہال

مین نے کہا ایک بزرگزادی صاحب اقتدار ہے اوسکے واسطے پوشاک درکار ہے کہا کرم کیجیے بیٹھیے پوچھا وطن عرض کی مین پھر پوشاک دیکھا لی اور قیمت سے انکار دی وہ عزیز محبت سے پیش آیا حرف دعوت درمیان لایا مین نے عذر کیا کہ بندہ اس شہر مین بیگانہ ہے اور ساتھ صاحب خانہ ہے اوسکی تنہائی ناگوار اور جدائی دشوار ہے ہرچند مین نے نفی کی مگر اوسنے دامن نہ چھوڑا تا چار قسم یاد کی کہ اب جاؤن شام کو آؤن اس اقرار سے اوس زیبا نگار کے نزدیک رخصت لایا پسند آیا پوچھا دیر کیون ہوئی مین نے اوسکی مہربانی کا حال سب بیان کیا کہا بہتر وعدہ وفا کر مجھکو اوس سراپا زیبائی کی جدائی منظور نہ تھی مین چلا گیا اوسنے غنیمت گنا ناچار رضا در کار شام کو گیا وہ عزیز دکان بند کر کے منتظر تھا اوسکی خاطر اس قدر بشاشت لائی گویا گئی ہوئی چیز ہاتھ آئی ایک باغ مین نشست کی اور مجلس ترتیب دی نظم

کرون کیا مین اوس باغ کی اب ثنا ۔ بہشت برین کا نمونہ بنا
درخت اوس مین جتنے تھے سب میوہ دار ۔ چمن در چمن کھل رہی تھی بہار

اوس مین ایک حوض آب شیرین سے لبریز فوارہ گہر ریز مکان خوب اور فرش مرغوب شب مہتاب بزم شراب گروہ مطرب آیا اس طرح سے گایا اگر زہرہ سنتی تو تنگے چنتی جب دماغ گرم اور دل نرم ہوا نرم ہوا اوسکی انکھون سے دریاے اشک بہا مجھسے کہا دوست وسارنست پردہ بعید از وفاق بلکہ علامت نفاق ہے اگر یہ عاجز چاہئے اپنی معشوقہ کو بلاے کہ وہ میری آرام جان اور درد دل کی درمان ہے مین نے کہا اے دوستدار تیری خوشی درکار ہے جلد بلوا کہنے کے بموجب بلوائی ایک عورت خوبصورت پردے سے باہر آئی قدرت خدا نظر آئی نظم

نگہ اوسکی ہوتی تھی جسدم دوچار ۔ گذر جاتی تھی تیر سی دل کے پار

کہا اے یار دلنواز تو بھی اپنا ساز منگا اور کچھ گا اوسنے ساز منگایا اس خیال سے ترانہ گایا

کہ پانی پینے سے اور کھانا کھانے سے رہا تین رات دن وہ مزا رہا کہ ہر ایک مست و مدہوش تھا اور مین از خود
فراموش ہو رہے تھے روز دل مین گذرا کہ اے نادان وہ کیا چیز تھی اور یہ فراموشی ایک ساعت اوسکی جدائی ناگوار
اور مفارقت دشوار تھی اب کیا عذر لائیگا کہ شرمندگی سے سر نہ اوٹھائیگا اوس عزیز سے رخصت طلب کی اجازت دی
کہا خدمت مین کیا کوتاہی پائی کہ خاطر پر کدورت آئی مین نے کہا یہ کیا بات ہے تم تو موصوف
بجمیع صفات ہو پھر رخصت ہوا اوس جان جہان کے پاس آیا شرمندگی سے سر نہ اوٹھایا متبسم ہو کر فرمایا
کہو دعوت کی کیا حلاوت پائی مین نے اوسکا حسن اخلاق اور معشوقہ کا وفاق سب بیان کیا کہا اونے
صاحب غیرت جو کہین کھاتے ہین آپ بھی کھلاتے ہین مین نے کہا وہ اہل معاش ہین صاحب افلاس
کہا بے سامانی سے نظر تو بھی ضیافت کر مین نے حیلہ لیا نہ بہانہ کیا جو بمبالغہ حد سے گذرا ہر چند دریائے فکر مین
غوطہ کھایا بے حد کا کنارا نہ پایا ناچار دوسرے روز گیا اوسنے تپاک سے بلا لیا اخلاص برادرانہ کیا حاضری منگوائی
باتفاق کھائی تمام روز اختلاط رہا شام کو مین نے کہا آج اگر غریب خانے کی طرف قدم رنجہ فرمائیے تو ان دو
ایک جا کھائیے عالم محبت مین گنجایش رکھتا ہے ہنس دیا اور قبول کیا باتفاق روانہ ہوا اوسکو میرا پاس خاطر
کمال اور مجھے بے سامانی کے سبب سے یہ خیال کہ تھوڑی رات اور گذرے تا اسے فریب دون اور
راہ گریز یون فرصت نہ پائی حویلی نزدیک آئی دیکھا صحن خانہ کے دروازے پر جاروب دی اور آب پاشی کی
دورویہ جھاڑ روشن کیے کار پرداز کار فرما ہین مین نے جانا شراب بہت پی راہ غلط کی ہو خوب ملاحظہ کیا
وہی در اور وہی گھر ہے خرامان خرامان دیوانخانے مین آیا بخوبی آراستہ پایا چاندنی کے فرش پر سراسر چنے والے
پری پیکر شمع ہای بلورین روشن ارباب نادرہ فن گلاب کے شیشے دھرے قرابے شراب سے بھرے مہمان کو
صدر مجلس مین جگہ دی اور ارباب نشاط کو اجازت کی خدمتگار شربت خوشگوار لایا مین نے اپنے ہاتھ سے پلایا
بعد ازان مین اوٹھا کہ دیکھون وہ جان جہان اس مکان مین کہان ہے دیکھا تو ایک پال کے اندر چادر سفید پہ سر
سامان دعوت کرتی ہے مین دوڑ کے نثار اور حیرت زدہ روزگار ہوا کہ الہی یہ کیا نقش غریب اور طلسم عجیب ہے
میری طرف آنکھ اوٹھائی اور غصے مین آئی کہ اے بے خبر نادانی نکر مجلس مین جا مہمانداری بجا لا توقف نکر
جلد جا اوسکے پاس بیٹھ مبادا آزردہ مہمان ہو اوس کو جو کھانے خوشی سے کھلانا اور جو شے پر نکالی
پلانا اوسے سب کو انعام دے ہر ایک سے کام لے خدمت سے منہ نہ موڑ تین رات دن چھوڑ
اور اگر ہو سکے اوسکی معشوقہ بھی آئے کہ مہمان حظ تمام پائے غرض مجلس مین راگ رنگ خوب رہا مین نے کہا

عالم اشتیاق مین کسی طرح کی جدائی نہین اگر تکلف درمیان نہ لاے اپنی معشوقہ کو بلاے جو اوسکو وہ یار کمال
تھی اور پہلے اوسکے زندگی ناگوار تھی وہ بھی میانہ پر سوار ہو کر آئی جوان نے بشاشت کمال پائی تین رات دن
وہ صحبت رہی کہ زمانے نے سنے واہ واہ کہی ہوتے تھے روز مین سو گیا جب آفتاب نے گرمی کی جاگا اوس انبوہ سے
ایک آدمی نظر نہ آیا خوف کھایا کہ طلسمات تھا یا عالم جنات تھا نظم نہ پایا کسی آدمی کا نشان ٭ ہوا خانہ عشق
ہو کا مکان ٭ نہ وہ گھر مین مالک نہ وہ شور و شر ٭ مگر ایک مدت سے خالی تھا گھر ٭ سراسیمہ اوٹھا دیکھا
کہ ایک کوٹھری مین سوداگر بچہ مع معشوقہ تیغ ستم سے کشتہ اور خاک و خون مین آغشتہ ہے نظم جو دیکھا پڑا
وہ جوان سرنگون ٭ بہا میری آنکھون سے دریاے خون ٭ پھٹا درد اور غم سے سینہ میرا ٭ گرا سنگ پر آبگینہ
مرا ٭ مین بہمت خون سے ڈرا وہان سے پھر ایک خدمتگار اوس نادرہ روزگار کا نظر آیا مین نے بلایا ہر چند
پوچھا جواب نہ دیا مگر مجھے ساتھ لیے متصل حصار ایک مسجد کنگرہ دار تھی کہا اس مکان سے باہر نجانا اور جانا تو
پھر نہ آنا شام کو خواجہ سرا آئیگا تجھے لیجائیگا مین نے شکر خدا کیا اور گوشے مین چھپ رہا شام کو خواجہ سرا آیا
مجھکو آہستہ بلایا مین اوسکے ساتھ دست بدعا ایک باغ مین داخل ہوا وہ باغ اگر رضوان پاتا بہشت کو
نجاتا ایک لمحے کے بعد وہ سرو گلستان رعنائی خرامان خرامان آئی خواجہ سرا سے فرمایا دو توڑے
اشرفیون کے اسے دے اور کہہ اپنی راہ لے مین نے کہا اے جان جہان خدا سے ڈر اوس وقت کو
یاد کر اگر بندے کو اشرفیون کی آرزو ہوتی تجھ پر جان اور مال سے فدا نہ ہوتا یہی آرزو ہے کہ اب مجھکو اپنی
خدمتگاری مین لے یا جہان تیری گذر گاہ ہو وہان مار کر گاڑ دے یہ سنکر ہنسی اور برخاست کی مین روتا
مسجد مین آیا زندگی سے ہاتھ اوٹھایا ہر دم آہ سرد بھرتا اور نالہ گرم کرتا نہ دن کو کھاتا نہ رات کو سوتا نظم
گیا بھول سب کھانا پینا مجھے ٭ ہوا سخت دشوار جینا مجھے ٭ کباب اپنے لخت جگر سے کیا ٭ پیاسا ہوا
خون دل کا پیا ٭ رفتہ رفتہ بیمار اور درد مین گرفتار ہوا نہ اوٹھنے کی طاقت نہ بیٹھنے کی قوت جو کوئی پاس
آتا افسوس کھاتا اتفاقاً وہ خواجہ سرا چالیس روز کے بعد مسجد مین آیا جان بلب پایا خدا نے اوسکو رحم دیا
میرا ذکر حرم مین کیا اوس بیرحم کو بھی رحم آیا فرمایا وقت شام فلانے مقام پر لانا اور دوا کھلانا خواجہ سرا
صاحب درد بلکہ جوان مرد تھا مجھے باغ مین لایا شربت مقوی پلایا پہر رات گئے وہ نازنین آئی مین نے
عمر دوبارہ پائی اگر سچ پوچھو تو میری خاطر اس قدر مسرور ہوئی کہ اوسی دم نصف بیماری دور ہوئی مجھے تسلی دی
اور تشفی کی اوسی طرح ہر شب آتی دلداری کر جاتی ایک شب تن تنہا آئی نہایت مہربانی فرمائی معلوم کیا

وہ نادرۂ روزگار فقط میری صحبت کی نہین طلبگار حرص نفسانی غالب ہے اور کچھ اور بات کی بھی طالب ہے
مین نے کہا اے ماہ دل افروز اوس روز دوپہر مین وہ سب اسباب کہان پایا چوتھے روز کچھ نظر نہ آیا
یہ کیا طلسمات تھا کہا اے عزیز مین شاہزادی ہون تجکو اوس طرف رخصت کیا آپ برقع سر پر لیا یان کے پاس آئی سب اسباب
لائی مین نے کہا اے سراپا ناز و زیبائی احوال جدائی کس طرح بیان کیا کہا میرا باپ شکار کھیلنے کے طریق پر تین
مہینے سے باہر ہے اور یہان قلعے کے اندر بے بہرہ تھی جان کر کسی سے نہ کہتی خفیہ تلاش مین رہتی مین جدائی اوسنے
جان پائی مجھے گود مین لیا تفحص حال کیا مین نے کہا اے مادر مہربان تین روز اور مجھسے درگذر بالفعل حکم کر
کہ کارپرداز جمیع کارخانہ سب اسباب ضیافت ملوکانہ آج ہی اوس مکان مین پہونچائین اور چوتھے روز چلے
آئین چنانچہ سب آئے خدمت بجا لائے مین نے کہا اے معشوقہ دلپذیر سوداگر بچے کی کیا تقصیر پائی مین
دائم الخمر اور گردش زمانہ سے بیخبر تھی ایک ایام مین شراب سے پرہیز تھا اور مسکرات سے گریز مجکو خمار نے لیا
اور خواجہ سرا نے التماس کیا اگر ایک جرعہ کو کنار نوش فرمائے مزاج فرحت پائے مین نے کبھی اوسکو نہ پیا تھا
جواب نہ دیا خواجہ سرا ایک ساعت کے بعد باہر سے آیا گھر اسعد کے چھوکری کے سر پر لایا مین نے پیا اور اونکو دیا
خاطر مسرور اور کلفت دور ہوئی وہ چھوکرا مسخرا تھا عجائب بولیان بولتا دل کی گرہین کھولتا اوسکا
کوزہ زر سفید سے بھر دیا اور ہر روز آنے کا حکم کیا مین اوسکی باتین سنتی اور ہنستی مدرک چھ مہینے تک ہر روز آتا سیم سفید
اور زر سرخ سے کوزہ بھر لیجاتا مگر اوسکا لباس وہی رہا ایک روز مینے کہا تو نے اس قدر زر پایا کچھ لباس نہ بنایا
کہا مین غریب یتیم ہون سب مال دکاندار لیتا ہے مجکو روٹی دیتا ہے مین نے رحم کیا لباس فاخرہ دیا آغاز
جوانی تھا جمال نے جلوہ اور حسن نے بلوا کیا میرا دل طالب ہوا اور عشق غالب ہوا اس قدر فریفتہ ہوئی اگر ایک روز
ملاقات نہ ہوتی شب کو نہ سوتی آخر راز فاش ہوا اور ہر ایک در پے تلاش ہوا اوسنے کہا اسکا آنا خوب نہین
مبادا بادشاہ سنے کہین وہ بھی خوف سے نہ آیا دل تاب نہ لایا خواجہ سرا میرا ہمراز تھا اوسکے واسطے
دکان علحدہ لی اور کئی ہزار دینار کی تھیلی دی دولت سے معمور اور تجارت مین مشہور ہوا مین نے اپنی خوابگاہ کے
نزدیک حویلی طیار کی اور نقب ترتیب دی رات کو آتا صبح دم جاتا چند روز کے بعد عرض کی کہ ایک باغ بکتا ہے
ملتا اور اوسکی قیمت دو ہزار لینا منظور مگر بمقدور مین نے اوسکی خاطر سے زر دیا اور خود جا کے ملاحظہ کیا
فی الواقع باغ دلکشا اور جانفزا تھا ایک روز پھر اختلاط سے باز رہا مین نے کہا کیا حالت ہے کہا اللہ
ہے عرض کی ایک کنیز طنبورہ نواز خوب گاتی ہے اور یہان سو دینار کو ہاتھ آتی ہے اگر اجازت پاؤن لاؤن

خبر لاؤن مین نے اوسکی خاطر کی تھی یہ وہی حقیقت مین کنیز تھی مہرو وین بادشاہزادہ کا نادر کامل عیار
تھی ایک شب مین نقب کی راہ سے حویلی مین اکیلی گئی وہ نہ تھا غلام بچہ سے معلوم ہوا سیر باغ کرتا ہے
اور لونڈی سے پھرتا ہے مین آتش غیرت سے جلی تنہا باغ کو چلی گئی تیر پرستے آنکو وہان پہونچا دونون کو
ایک جا پایا لونڈی پیچ و تاب کھا کر گھبرائی جانا آفت آئی کہا اسے عزیز مین نہ کہتی تھی وہ بولا اٹھو اپنی جان
بچاؤ مین نے لونڈی کو پچھاڑا گریبان پھاڑا اوس نے تکرار اپنے قدرت الٰہی پر اپنے پیشقبض لگائی مین بیہوش
ہوکر گری پھر خدا جانے کیا گذری اوسنے اپنی دانست مین میرا کام تمام کیا اور صندوق مین بند کرکے
نیچے پھینک دیا میری حیات باقی تھی خدا تجھے لایا تونے اوٹھایا اے فلانے وہ سوداگر کہ اس قدر
زر تیرے ساتھ کر دیا اور عقد نہ کیا وہی کوکنار فروش تھا کہ میری بدولت یہ عمدگی پائی اور عمارت بنائی
اور وہ جوان کہ تیرا مہمان ہوا وہی سنجر تھا کہ یہ امتیاز پایا اور سوداگر بچہ کھلایا میرے ساتھ وہ سلوک
کیا مین نے یہ بدلا لیا اے درویش شاہزادی یہ حکایت کہکر دو گھڑی تک روتی رہی ہنوز اوسکے دل مین
زخم کاری اور آنکھون سے خون جاری تھا پھر اوسکے بعد فرمایا اے فلانے جب سے مجکو تیری حضوری
میسر آئی تو نے راحت پائی اب تجکو دغا دینا گردن پر خون لیتا ہے فی الحال زر دیوار خواجہ سرا وہ اور
کسی سے کچھ نہ کہہ جب فرصت پاؤن گی تیرے پاس آؤن گی مین اوسکے گردنشار ہوا اور شکر گذار ہوا

نظم

جو اوس ماہ رو نے کیا یہ کلام ✤ مین خوش ہوگیا صورت شاہ شام ✤ خوشی سے کھلے میرے دل کے کواڑ ✤
بسا پھر وہ گھر جو ہوا تھا اوجاڑ ✤

اوسنے محلسرا کی طرف قدم رنجہ فرمایا مین مرگ چھالا بچھایا شب کو تنہا
آتی تسلی کر جاتی ایک بار آدھی رات کو آئی دو گھوڑے طیار ساتھ لائی ایک آپ لیا دوسرا مجھے دیا قلعہ سے
باہر آئی جس طرف راہ پائی جلو ریزی فرمائی مین نے رات دن راہ ورانکو طے کیا کہین دم نہ لیا اتفاقاً
ایک دریا سے عظیم پیش آیا بے کشتی گذر نہ پایا ملکہ ایک درخت کے نیچے فرود آئی آسایش فرمائی
مین کشتی کی تلاش کے واسطے چند قدم چلا سراغ نہ ملا دل مین گذرا ملکہ تنہا ہے خبر لاؤن پھر اوسطرف
چلا وہان جو آیا اوسے نہ پایا معلوم کیا قضاے حاجت انسانی کے واسطے گئی ہوگی جو یہ ہوئی سر زمین پر
چاروں طرف سے اوسے پکارا جنگل چھانا پتا نہ پایا بیقرار اور بے اختیار ہوا

نظم

تڑپ کر گرا آخرش خاک پر ✤ پڑا مین رہا رات دن سخت بیمار ✤ جو جیتا چلا دشت کو نعرہ زن ✤ ہوا پیرہن پھٹ کے شکل کفن ✤

زندگی وبال اور کوفت کمال ہوئی چاہا پہاڑ سے گرون اور مرون ایک فقیر نظر آیا احوال سنکر فرمایا

ملک ہنوز زندہ ہے اور اوسکا دختر تابندہ شہر روم کی طرف جاؤ جا کر آئینگے تین فقیر اور کہہ ایک کو
مہم عظیم درپیش ہے متصل شہر اول روز تجھے داخل اور تقرب مجلس بادشاہ مین داخل ہونگے بادشاہ بھی
ایک بات کا دردمند اور جناب الہی مین متمنی ہے اغلب کہ پہلے بادشاہ اپنی مراد پاویگا بعد ازان
ہر ایک کی امید بر آئیگی الحمد للہ اوس فقیر کا فرمودہ راست آیا کہ تم بزرگون کو یکجا پایا آئندہ دیکھیے پردۂ غیب
کسا ظہور مین آتا ہے اور چرخ شعبدہ باز کیا بازی دکھاتا ہے اس خانمان برباد کی روداد یہ ہے اب اپنا
اپنا احوال کہو اور فضل الہی سے امیدوار رہو قصہ دوم دوسرا فقیر بولا کہ بندہ شاہزادہ عجم اور
صاحب جاہ و حشم مالک خزانہ مختار کارخانہ ہے باپ کا یہی بندہ ایک فرزند رگ جان کا پیوند ہے *
نظم مرا بہرے دولت سے تھا دماغ * شب و روز کرتا تھا گلگشت باغ * مرے گرد رہتے تھے فیل و بہار
ہزارون پیادے ہزارون سوار * ایک روز مین بارادۂ شکار سوار ہوا صحن صحرا فرش زمردین سے
آراستہ اور بستہ خس و خار سے پیراستہ تھا نظم زمین سبز تھی اور ہوا خوشگوار * درختون پہ قدرت
خدا کی بہار * نمایان سراسر وہ سبزی کی موج * دمن دوزا اوسمے جیسے طوطی کی فوج * ناگاہ ایک آہو
مشکین مو بازو طلائی بصد زیبائی نظر آیا مین نے یارون سے فرمایا کوئی میرا تعاقب نکرے مین خود
جاتا ہون زندہ اسیر کر لاتا ہون پس گھوڑا انگیز کیا اور آہو نے گریز مین جب اوسکے سر گیا وہ صحرا کو ایک
چوکڑی میں طے کیا فرد خدا جانے آہو تھا یا برق تھا * تڑپ ویسی ہے شکل مین فرق تھا * تا دوپہر ہاتھ نہ آیا
گھوڑا پسینے مین غرق لایا ناچار ایک تیر اوس نخچیر کے ران مین زور بازو سے ترازو کیا اوسنے
پہاڑ کا رستہ لیا مین نے گھوڑا چھوڑا پیادہ دوڑا وہان ایک چشمہ ملا پر از آب زلال خنک بدرجۂ کمال
مین نے پانی پیا وضو کیا متصل ایک گنبد تھا نادرہ کار اوسکے گرد درخت سایہ دار وہان سے
آواز آئی کہ اے مونس تنہائی جسنے تجھے مارا ہو وہ خانمان آوارہ ہو مین نے جاکر دیکھا کہ ایک پیر مرد
صاحب درد کلاہ درویشی سر پر دیے اور آہو کو گود مین لیے بے اختیار روتا ہے عرض کی اے پیر
یہ تقصیر مجھسے ہوئی معاف کرو فی الحال آہو کے ران سے تیر نکال کر مین نے مرہم بنایا زخم پر لگایا
دن تمام اور وقت شام ہوا فقیر ما حضر لایا باتفاق کھایا گوشہ لیا آرام کیا نصف شب کو آواز گریہ
آئی چادر اوٹھائی کیا دیکھتا ہون کہ ایک نازنین بلباس فرنگ غارتگر ناموس و ننگ کرسی مرصع پر
بیٹھی ہے وہ مغرور حسن و ناز اور فقیر بسر عجز و نیاز مین دیکھکر بیہوش اور از خود فراموش ہوا *

نظم صفائی وہ چہرے پہ دلخواہ تھی ✤ مگر چودھوین رات کی ماہ تھی ✤ غلط مین نے اوسکو کہا ماہتاب ✤ اوسے دیکھکر زرد ہوا آفتاب ✤ فقیر نے معلوم کیا کہ دل ہاتھ سے دیا نزدیک آیا سمجھا یا مین نے کہا سچ کہو پری ہے یا بشر فرمایا جا اوسی سے دریافت کر مین نے دور کر سلام کیا جواب نہ دیا قدم کو ہاتھ لگایا سنگ سخت پایا وہ بت تھی تراشیدہ سنگ تراشان دست کار نقاشان مین نے پوچھا اے پیر یہ کسکی تصویر ہے کہ یک دیدار مین بے اختیار اور تیر عشق سینے سے پار ہوا ✤
نظم یہ تصویر ہے کس دل آرام کی ✤ کہ آفت ہوئی میرے آرام کی ✤ پڑی ہے مری جب سے اوسپر نظر ✤ نہ دنیا کی سدھ ہے نہ دین کی خبر ✤ برائے خدا اوسکی اصل سے نشان دے ثواب عظیم لے کہ ابھی جاتا ہون طالع آزماتا ہون کہا اس بات سے درگذر آپ کو ہلاک نکر مفت جان جائیگی وہ ہاتھ نہ آئیگی میری خاطر مین نہ آیا نا چار آہ سرد لبون پر لایا اوسنے کہا نعمان سیاح میرا نام ہے اور تجارت کام ہے ہر اقلیم کو جانا خرید فروخت کرانا جو سیر و سفر بہت کیا لوگون نے سیاح خطاب دیا اتفاقاً قافلہ سوداگران وارد فرنگستان ہوا ایک پیرزن بالباس فاخرہ ہمراہ خواجہ سرا تشریف لائی سرگروہ قافلہ سے پوچھتی پوچھتی میرے پاس آئی کہا ملکہ جہانیان طلبگار ہے اور اجناس نفیسہ درکار ہے مین نے کہا اب شام ہے اور وقت آرام ہے کل حاضر ہونگا علی الصباح اپنا اور بیگانہ مال لیکر پہونچا ملکہ نے روبرو طلب کیا مین نے کہا سبحان اللہ عمارت دلکشا قابل تماشا فرش دیبا نہایت زیبا ملکہ مثال پری مسند آرای دلبری ہے نظم پڑی اوسکے منھ پر جو میری نگاہ ✤ پڑھی بس درود اور کہا واہ واہ ✤ نہ جانون پری زاد تھی یا کہ حور ✤ سراسر چمکتا تھا چہرے پہ نور ✤ مین متحیر کھڑا ہو رہا اوسنے ہنسکر کہا آگے آ اپنی متاع لا مین نے پہلے نقد دل پیشکش کیا اوسکے بعد اشیاے چند اور جواہر بیش بہا خانساماں کو دیا فرمایا کل آنا قیمت لیجانا مین خوش ہوا کہ الحمد للہ ایک بار دولت دیدار پھر میسر آئیگی نظم مین آیا وہان سے مگر بے حواس ✤ گئی میرے قالب سے بھوک اور پیاس ✤ نہ دل کو رہا پاس ناموس و ننگ ✤ ہوا مین گرفتار قید فرنگ ✤ اوس روز کھانا نہ کھایا یارون نے سمجھایا کہ دل ہاتھ سے نہ دے سر آفت نہ لے مین نے کسی کی بات نہ مانی شب حیرانی مین گذرانی جب صبح نمودار اور خلق خدا بیدار ہوئی کمر باندھکر گیا اوس وقت بار عام اور مجرا سلام تھا اندر در آیا آداب بجالایا مجلس تھی تازہ بہار رنگین تر از گلزار ملکہ بالباس سیاہ مانند ماہ تخت نشین اور امیرزادیان اوسکے گرد مثال پروین لونڈیان دور دور دست بستہ مرہم دلہای خستہ نظم ہر اک اپنے پایہ کے اوپر کھڑی ✤ جواہر مین سر سے قدم تک جڑی ✤ لیے خال سحر فزا

دلفون سے دام * ہین نظر مین صید دل کے مدام * برخاست کے بعد رخصت دیا اور استفسار کیا
کہ نفع تجارت ایک سال کس قدر ہے مین نے کہا قیمت پنجہزار ہے فرمایا ہزار اشرفی دیتی ہون اور ایک کلام
لیتی ہون اگر ہو سکے قبول کر نہین راہ پکڑ مین نے کہا بندہ فرمان بردار بلکہ جان اور مال سے
نثار ہے ایک بٹوا عجوبہ کار اوسمین رقعہ بخط گلزار مع رومال زرتار حوالے کیا اور اپنے ہاتھ سے ایک چھلہ
دیا کہا دو کوس پر جہان آرا ایک باغ بخوبی تمام ہے اوسکا داروغہ کیخسرو نام ہے اوسکو دینا جواب لینا
مین رخصت ہو کے جب باغ کے نزدیک پہونچا کئی مرد مسلح شمشیر علم کرکے آئے مجکو پکڑ لائے کیخسرو زرہ
داؤدی و برخود آہنی پر سر کرسی مرصع پر بیٹھا تھا اور ہزار جوان کمربند روبرو کھڑا تھا مین نے دروازہ مدح
باز کیا اور ثنا آغاز جب قابو پایا چھلہ دکھایا وہ متحیر رہا آہستہ کہا اور کیا فرمایا مین رومال سامنے لایا کہا
باغ مین جا قیدی کو دے اور اپنی راہ لے وہ عزیز تھا یوسف ثانی اور آغاز جوانی پنجرہ فولادی مین گرفتار
لاغر و زار و بیمار **نظم** فقط جان اوسکے بدن مین تھی بس * رگین تھین نمود از شکل قفس * اوسے دیکھکر ٹوٹتا
خون مین باغ * وہی ل پہ لالہ کے ہے ایک داغ * مین نے نامہ دیا اوسنے مطالعہ کیا کہا اوس آرام جان سے
کہنا میرا کام تمام ہے تدبیری درگذر نامہ و پیغام نکر یہ گفتگو سنتے ہی حبشیون نے مجکو گھیر کر زخمی کیا پھر خبر نہی کیا
کیا ہوا جب ہوش آیا آپ کو پایا وہ شخص لیے جاتے ہین اور افسوس کھاتے ہین کہ تماشا عجب رہا
ایک نے کہا کہ اسے ڈال جائین اور آنکھ چرائین دوسرا بولا خدا سے ڈر ایسا نکر ملکہ اگر خبر پائے مجکو جیتا
گڑوا دے یہ سنکر مین نے کہا یارو یہ کیا تماشا ہے اگر گرانی نہ لاؤ مجھے بھی بتلاؤ کہا اے عزیز آفت تو لایا
کہ نامہ پہونچایا وہ جوان قیدی رشک ماہ برادر زادہ بادشاہ ہے اوسکے باپ نے وقت رحلت بھائی کو
سلطنت دی اور وصیت کی کہ شاہزادہ ہنوز خرد و نزار ہے تو بمنزلہ پدر ہے وقت بلوغ اپنی بیٹی بیاہیو اور ملک کا
مالک کیجیو چچا نے دینا نہ لینا تہمت دیوانگی سے اسکو قید کیا کئی بار زہر ہلاہل دیا بے اجل کام نکیا دونون
غمزدہ آپس مین منسوب اور باہم محبوب ہین ملکہ نے کیخسرو کو کچھ رشوت دی اور نامہ اور پیغام کی راہ جاری کی
یہ حال کسی نے بادشاہ کو پہونچایا بادشاہ نے حبشیون کو فرمایا تجکو زخمی کرکے ڈال دیا کیخسرو کو باندھ لیا
شہر مین شہرت ہوئی ملکہ شاہزادے پر مرتی ہے اور عشق کا دم بھرتی ہے بادشاہ نے وزیر سے
فرمایا وہ تدبیر عمل مین آئے کہ یہ گمان خلق سے جائے وزیر نے صلاح دی ملکہ اسکو اپنی ہاتھ سے قتل کرے
تب یہ آتش فتنہ مرے پھر وزیر ملکہ کی خدمت مین آیا خوشامد سے سمجھایا اونگلی کو دانتون مین دابلیا

اور انکار کیا جو مبالغہ حد سے گذرا کہا بہتر مگر شب کو اوسی وہی ماجرا درکار ہے اور حال زار دو چند ہے
ملکہ نے مجھے سر راہ اس حال سے تباہ دیکھا چند اشرفی دی اور اشارت کی ابھی اسے لیجاؤ مین نے کہا
اے یارو یہ مال تمہارا حلال ہے برائے خدا مجھکو تماشا دکھاؤ وہ بارے تماشا گاہ مین آئے مجھے ساتھ لائے
وہ ایک باغ تھا نادر بادشاہ اور وزیر حاضر ملکہ خرامان خرامان آئی بادشاہ نے شفقت فرمائی پیشانی پر بوسہ دیا
گود مین لیا شاہزادے کو پنجرے سے باہر نکالا ایک طرف بٹھایا ملکہ مجھے دیکھ بیقرار اور مانند ابر اشکبار ہوئی
نظم اوٹھی تھی پکار اوٹھی بے اختیار * ہوئی دو گر گرد اوسکے نثار * کہا مین فدا تجھپہ اے میری جان *
خدا دے تجھے ظالمون سے امان * بادشاہ غصے مین آیا وزیر سے فرمایا اے بے شعور تجھے یہی
منظور تھا کہ ملکہ میرے روبرو بیحیائی اور ادا سے رسوائی کرے اب جا تو ہی اس آگ کو بجھا وزیر نے شمشیر کو
غیرت سے لیا ایک ضرب شمشیر مین اوسکا کام تمام کیا اوس وقت کسی نے ایک تیر سینہ وزیر پر ایسا مارا کہ
پار ہو کر ایک قدم آگے جا پڑا عالم تہ و بالا ہوا کہ وزیر موا بادشاہ کو وحشت نے لیا حرم کی طرف فرار کیا مجکو
اوس حالت مین غش آیا پیادہ و فوج کاروان سرا مین پہونچایا کیا دیکھتا ہون جراح آیا ہے مرہم لگایا ہے
سوداگر خوف کھا کر دریا کے پار اوتر آئے مجکو اوٹھا لائے چالیس روز کے بعد مین نہایا مگر زخم عشق کو
بدستور پایا ملکہ کے ملک کا ارادہ کیا یارون نے جانے نہ دیا جب قافلہ اس سرزمین پر آیا عشق نے
غلبہ پایا ناچار سنگ تراشان نادرہ روزگار اور نقاشان مانی نگار ہر دیار سے طلب کیے اور مبلغ خطیر
انعام دیے اوسکی تصویر بنائی اوسکے تسکین پائی اگرچہ بت پرستی دور از دانائی ہے مگر دل سودائی کو فی الجملہ
شکیبائی ہے نصف مال عیال کو دیا باقی مال غلام کو سپرد کیا کہ تجارت کرکے بسر لیجائے اور بقدر قوت
مجکو پہونچائے جو خدا اوسے دیتا ہے میری خبر لیتا ہے جب سے یہ فقیر گوشہ گیر ہے او باعث سرور
یہ تصویر ہے درویشو یہ سنکر مین نے سلطنت پر نظر نہ کی لباس درویشی پہنکر ملک فرنگ کی راہ لی تھوڑے ہی ایام
اوس شہر دل آرام مین پہونچا ایک برس گردش کھائی برامد کار نظر نہ آئی اتفاقاً ایک روز مرد گریزان اور افتان
و خیزان تکے مین حیران ہوا کہ الہی یہ کیا حشرات اور کیا واردات ہے دیکھا ایک جوان شیر توان جوشان
و خروشان مثل فیل مست شمشیر بدست زرہ در بر خود بر سر چلا آتا ہے اور پیچھے دو غلام نازک اندام اوسکے سر پر
تابوت بہ ترتیب تمام بادامین تابوت اوتارا پھر غلامون نے سر پر لیا آگے کو قصد کیا جوان بسر جوش و خروش
اور غلام خاموش مین نے تعاقب کی جرات کی اوسنے طرح دی میرا اس لوگ پکڑتے اور منع کرتے کہ دیوانہ ہے

ابھی جان نہ کھوئیں زندگی سے تنگ آیا تھا کسی کا کہنا نہ مانا مرگ کو رحمت جانا وہ جوان جاتے جاتے
ایک عمارت مین داخل ہوا مجھکو طلب کیا شیشہ ہاتھ مین کیا کہا اے اجل گرفتہ خوف نہ کھایا میرے پیچھے کیون آیا
ایسا شیفتہ ہاتا ہون کہ سر قلم ہوتا ہے اور تو حشر تک پاؤن پھیلا کر گور مین سوتا ہے مین نے عرض کی اے جوان
دلاور میرے قتل مین دیر نکر تجھکو ثواب ہوگا اور مجھکو تخفیف عذاب اوسنے مجھسے یہ جواب سنکر جگر پانی کیا
فرمایا اے عزیز سچ کہہ تو گرفتار ہے کہ زندگی سے بیزار ہے راست گو کا مین یار اور دل سے مددگار ہون
مین نے احوال بت سنگ اور عشق ملکۂ فرنگ اور جو کچھ نعمان سیاح سے سنا تھا اور حسب و نسب اپنا سب
بیان کیا ایک ساعت خاموش رہا پھر کہا تو نے بہت محنت اوٹھائی مگر اب آخر آئی سعی کام میرا ہے آگے
نصیب تیرا ہے پھر حمام کا حکم کیا لباس فاخرہ دیا کہا یہ تابوت مرصع بگوہر و یاقوت اوسی شاہزادہ بیگناہ کا ہے
اور بندہ بہزاد خان کو کہ وس جنت آرامگاہ کا ہے وزیر میرے ہاتھون سے ہوا شہزادے کا بھی خون ہوا
ہر مہینے تابوت شہر مین لیجاتا ہون القصہ وقت شام ایک سر تابوت غلام کو دیا اور دوسری طرف مجھکو حکم کیا
کہا ملکہ کی خدمت مین تیرا احوال گذارش اور تا مقدور سفارش کرتا ہون خبردار تجرد دیدار بیہوش نہ ہونا وگرنہ
زندگی سے ہاتھ دھونا مین نے قبول کیا تابوت اوٹھا لیا چلتے چلتے ایک باغ مین داخل ہوئے سنگ مرمر کے
چبوترے پر فرش زربفتی بچھا تھا اور سائبان زردوزی کھڑا تھا تابوت کو رکھوایا اور مجھکو زیر درخت چھپایا
بعد از لمحہ ملکہ خرامان خرامان آئی کرسی ناز پر استراحت فرمائی بہزاد خان نے زمین کو بوسہ دیا اور میرا حال
عرض کیا کہ بادشاہزادۂ عجم اوصاف جمیلہ غائبانہ سنکر ایک سال سے اس شہر مین آوارہ کوچہ و بازار
اور آرزومند دیدار ہے مین نے قتل کا قصد کیا سر رکھ دیا مجھکو اس جرأت پر تعجب آیا عاشق صادق پایا اگر
عرض غلام درجۂ پذیرائی پائے ملکہ اوسکو سرافراز فرمائے کہا تیرا کہنا عمل مین لاؤن دشمنون سے
امان کیونکر پاؤن کہا اس کا ذمہ غلام کا ہے اگر صلاح دولت ہو وہ جوان عالی خاندان نصف شب کے بعد
آئے ملکہ اوسکے ہمراہ تا غریب خانہ تشریف لائے اوسنے رضا دی اور برخاست کی بہزاد خان گھر مین آیا
مجھے گلے لگایا کہا تیرا طالع یار ہوا اور بخت بیدار ہوا شب کو باغ جانا اور با اختلاط تمام آنا **نظم**
جو اس مژدۂ دلکشا کو سنا ٭ ہوا مو بمو سے زبان ثنا ٭ بغل مین جو میرے تھا صد پارہ دل ٭ خوشی
سے گیا مثل غنچہ وہ کھل ٭ سر شام سے باغ مین آیا آپ کو چھپایا ملکہ نے جس وقت فرصت پائی دروازے
سے باہر آئی مین نے دوڑکر پیشانی پر بوسہ دیا اور آپ کو نثار کیا ٭ **نظم** مہکنے لگا اوسکی خوشبو سے باغ ٭

ہوا عطر دان ہر کلی کا دماغ * ہوئی حد سے عجب درسے روبرو * مجھے باغ سے آئی جنت کی بو * فرمایا
باغ سے نکل شتاب چل مین نے نقد جان پایا قدم اوٹھایا ملکہ کو ساتھ لیا مگر رستہ گم کیا ملکہ پیچ و تاب
کھاتی ہر دم فرماتی اے بے شعور مکان کتنی دور ہے سپیدۂ صبح نمودار اور فتنۂ خوابیدہ بیدار ہوتا ہے کہا
اے دلفریب میرے غلام کی حویلی قریب ہے اتفاقاً ایک دروازہ عالیشان نظر آیا مگر قفل بند پایا خجل ہو کر
مین نے کہا افسوس جاتا رہا ملکہ نے خود زور دست سے قفل مروڑا اور ضرب سنگ سے توڑا حویلی مین آئی
جاے امن پائی مجھکو اندیشے نے لیا کہ مین نے کیا کیا صاحب خانہ آئیگا غضب لائیگا سخت رسوا ہوا
اور بے موت موا القصہ طاق پر شیشۂ شراب تھا اور خوان مین نان و کباب ملکہ نے پیالہ پیا اور مجھکو دیا
مین نے نوش کیا اور غم و غصہ دیرینہ کو فراموش کیا نظم ہوئی وہ گل اندام جب ہم بغل * گئے دل سے
کلفت کے کانٹے نکل * کیا عشق نے مجھکو آکر سلام * ہوا پھر تو اقبال میرا غلام * اے درویشو جب ملکہ
کو مین لایا اور لونڈیون نے محل مین پہنچایا فوراً بادشاہ کو خبر دی بادشاہ نے جستجو کا حکم کیا دروازہ
شہر پناہ معمور رہے اور دربان شہر مداخل و مخارج کا احوال لکھے کٹنیان روانہ ہوئین اور تجسس خانہ بخانہ ہوئین
علی الصباح ایک پیرزال ہاتھ مین عصا اور رومال آئی کہا اے دختر اس ضعیفہ کی بیٹی دردزہ مین گرفتار اور نہایت
نادار ہے اگر صاحبزادی کچھ مدد فرمائے رزق میسر آئے ملکہ نے روٹی بھی کباب بھی اور انگشتری حوالی کی
کہ اسکو بیچکر رخت بنانا اور کبھی پھر آنا بڑھیا دعا دیتی چلی باہر جو نکلی ایک تازی سوار عجیب خونخوار آہو شکار بندے
بندھا حویلی مین در آیا اوسے کھینچ لایا ایک پاؤن رسی سے باندھ دیا دوسرا پاؤن جھکا کر دوبارہ کیا میرا رنگ زرد
اور دل مین درد ہوا مجھکو بلایا مین لرزان آیا دیکھا تو وہی مشفق و مہربان بہزاد خان ہے دوڑ کر سلام کیا
اور بغل مین لیا اوسنے کہا اے نادان اگر خوف ملکہ نہوتا ابھی تجھے دو نیمہ بلکہ قیمہ کرتا یہ کام بزرگ اپنے
سر لیا اور دروازہ بند نہ کیا خیر کہ کیا ماجرا گذرا مین نے گم ہونا راہ اور غصہ ملکہ عالیجاہ اور آنا اس مقام پر تہمت کرنا
غلام پر سب ظاہر کیا بہزاد خان نے ہنسکر کہا مجھکو بھی غلامی بجالانا اب شائستہ اسی خطاب سے یاد فرمانا مین نے
کہا اے جوانمرد بڑھیا غریب یہان آئی ملکہ سے کچھ خیرات پائی کیا تقصیر کی جو سزا دی کہا اے شاہزادے
مین سرکار سے جو آیا زبان زد عوام پایا کہ ملکہ کے گم ہونے سے شہر مین غوغا ہے اور خانہ بخانہ آتش برپا
یہ بڑھیا ادھر سے جاتی اور یہی انگشتری نشانی دکھاتی بس باقی ہوس مین نے پوچھا کہان سے
آتی ہے اور کیا لیے جاتی ہے کہا اس ضعیفہ کی بیٹی دردزہ مین گرفتار اور قوت سے ناچار ہے مانگتی ہوئی

ادھر آئی خانہ خانہ سے کباب لائی نظم بڑی آفت آئی تھی اس شہر پر ✤ اوجڑتے خدا جانے کس کس کے
گھر ✤ مری تیغ جس وقت ہوتی علم ✤ ہزارون کے سر دم مین ہوتے قلم ✤ اب سالہا سال اگر شاہزادہ بلند اقبال
استقامت فرمائیگا کسی بات کا خطرہ نہ آئیگا پھر کباب تازہ طیار کر لایا ملکہ نے نوش فرمایا سال بھر خدمت سے
منہ نہ موڑا ساتھ نہ چھوڑا ایک روز مجھکو وطن کی یاد آئی چہرے پر گرد ملالت پائی بہزاد خان نے عرض کی
اگر دل برخاستہ ہوا ہو شاہزادہ جہان کو ارادہ فرمائے غلام پہونچا آئے مین نے شوق وطن ظاہر کیا اوسنے کہا
بندہ طیار ہے مگر رضاے ملکہ درکار ہے ملکہ نے بھی یہ صلاح پسند کی اور اجازت دی نصف شب کو
طیار ہوئے اور گھوڑون پر سوار ہوئے دربان نے شہر پناہ کا دروازہ نہ کھولا سخت بولا بہزاد خان نے
غصہ کیا قفل توڑ کر پھینک دیا کہا اے کیدی خبر جا خبر کر کہ بہزاد خان ملکہ اور تیرے داماد کو مردانہ وار گھوڑون پر
سوار لیے جاتا ہے اور کہتا ہے اگر کچھ ارادہ ہو اپنی فوج لائے دوبارہ آزمائے مجھکو یہ بات سنکر لرزہ آیا کہ بہزاد خان
آفت لایا ہے دروازے سے باہر آئے گھوڑے اوٹھائے چوکیدارون نے خبر پہونچائی بادشاہ کی
طبیعت طیش مین آئی فرمایا جمعیت کثیر جائے اسیر کر لائے سپاہ نے تعاقب کیا تین کوس پر لیا بہزاد خان
نے ہم دونون کو دیوار پل کے نیچے چھوڑا اور گھوڑا اوس طرف موڑا امان امان کرتا صف غنیم مین در آیا اور مارتے
مارتے تا سردار آنکو پہونچا وہ سردار شجاعت شعار ہزار جوان کے برابر تھا رد و بدل بہت درمیان آئی آخرش
امان نہ پائی بہزاد خان نے وہ تیغہ جڑا کہ اوسکا سر دس قدم پر جا پڑا ✤ نظم ✤ گرا خاک پر جس گھڑی وہ غنیم ✤ ہوا فوج کا
خود بخود دل دو نیم ✤ ہوئی صاف صف آن کی آن مین ✤ گری لاش پر لاش میدان مین ✤ یہ سنکر بادشاہ نے
فوج عظیم روانہ کی بہزاد خان نے اوسے بھی شکست دی خود صحیح و سالم آیا شکر الہی بجا لایا مین نے کہا اے
بہزاد خان تجھسا مرد دنیا مین نہوگا اگر رستم زندہ ہوتا تیرا بندہ ہوتا پھر وہین سے سوار اور گرم رفتار ہوئے بعد از طے منازل
اپنا شہر نزدیک آیا قاصد دوڑایا باپ کی مراد بر آئی عمر دوبارہ پائی فوراً طیار ہوا اور مع فوج سوار ہوا سپاہ گرد گروہ
اور مردم شہر انبوہ کنارہ شہر دریا واقع تھا اس آرزومند نے دریا مین گھوڑا ڈالا اللہ نے سلامت نکالا باپ کا
قدم چوم لیا رکاب کو بوسہ دیا میرا گھوڑا اور دیان سواری ملکہ کا پچھیرا تھا اوسنے اپنے بچے کے واسطے عنان
اختیار ہاتھ سے دی اور بے خود دریا مین گری ہر چند روکا نہ پھری گرداب دریا مین آیا ملکہ نے چیخ کھایا بہزاد خان
نے ملکہ کی رہائی کا ارادہ کیا گرداب نے اوسے بھی لیا دونون غرق ہوئے بادشاہ نے جال ڈلوایا نشان
نہ پایا مین نے نعرہ مارا گریبان پھاڑا خاک اوڑائی پچھاڑ کھائی کسی کی نصیحت گوش نہ کی راہ بیابان لی چند مدت

آوارہ دشت وکوہ اور زیر بار درد واندوہ رہا ایک روز ایک پہاڑ پر گذرا ایک فقیر نے مجکو حصول مطلب سے
مژدہ دیا اور اس طرف روانہ کیا مجکو زندگی وبال اور کلفت کمال ہوئی دل مین آیا آنکھہ بند کیجیے اور گر جان دیجیے
وہی فقیر آ پہونچا بعد از تامل فرمایا اپنی جان نہ دے روم کی راہ سے اغلب کہ خدا فضل فرمائے دونون کو
زندہ پائے تین شخص اور تیرے شفیق اور تا حصول مطلب رفیق ہونگے اس جہت سے یہ خاکسار اس دیار
کی طرف آیا الحمد للہ تمھاری ملاقات سے بہرہ پایا یقین ہے اوس فقیر کا فرمودہ سب ظہور مین آئے اور ہر ایک
اپنی مراد پائے دوسرے فقیر نے جب حکایت تمام کی سحر خیز نے آواز دی بادشاہ دولتخانے مین آیا لباس
تبدیل فرمایا حکم کیا کوئی صاحب امتیاز جائے فلانے مقبرے سے فقیرون کو لائے ایک خادم بارگاہ نے
جاکر شتابا بادشاہ کا مژدہ دیا فقیرون نے تعجب کیا شکر الٰہی بجالائے حضور مین آئے بادشاہ نے تعظیم دی
تکریم کی مجلس برخاستہ اور خلوت آراستہ ہوئی فرمایا اے درویشو تم چار بزرگوار ہو اور مین تمھارا خدمتگار رات کو
احوال پر ملال دو صاحبون کا سنا آتش درد سے دل بھنا آرزو ہے دو صاحب باقیماندہ بھی اپنی سرگذشت
کہین اور جناب کریم کارساز سے امیدوار رہین فقیر برنگ تصویر خاموش ہے بادشاہ نے فرمایا ایک سرگذشت
تمھارے آگے مین بھی بیان کرتا ہون کہ حجاب اوٹھ جائے اور تکلف راہ نہ پائے فقیرون نے کہا عین بندہ پروری
اور کرم گستری ہے تیسرا قصہ اپنی زبان سے بادشاہ آپ فرماتا ہے بادشاہ نے فرمایا ای درویشو
میرے باپ نے قریب رحلت فرمائی اور سلطنت مجپر قرار پائی ایلچی ہر دیار سے آئے اور سوغات اور تحفجات لائے
ایک سوداگر نے دانہ لعل سات مثقال کے برابر نذر گذرانا مین نے عجائب جانا ہر روز منگواتا سب کو دکھاتا
وزیر نے عرض کی سرکار مین جواہر انبار ہے اور خزانہ بیشمار ہے یہ کیا مناسب ہے کہ جہان پناہ ایک پارہ سنگ
ہر روز طلب فرمائین اور سب کو دکھائین نیشاپور مین ایک سوداگر نے کتا پالا ہے جڑاو پٹا ڈالا ہے اوسکے گلے مین لعل ہر ایک [illegible]
مثقال ہے مجکو غصہ آیا وزیر کو سولی کا حکم فرمایا کہ بار دیگر کوئی جھوٹھ نہ بولے اور زبان کذب نہ کھولے ایلچی فرنگ کا
حاضر تھا دست بستہ عرض کی اگلے بادشاہون نے پڑت خانہ اسی واسطے بنایا ہے کہ گنہگارون کو چند روز
بند کیجیے اور تحقیقات کے بعد سزا دیجیے تا خون ناحق نہو جہان پناہ وزیر کو سولی نہ دین خون ناحق گردن پر
نہ لین راست دروغ اثبات فرمائین پھر جو مناسب ہو عمل مین لائین اوسکی التماس نے مرتبہ اجابت پایا وزیر کو
قید فرمایا اوسکی ایک بیٹی تھی ہوشیار عاقلۂ روزگار نازک اندام شیرین کلام دولت حسن سے مغرور شراب
جوانی سے مسرور اوسکی مان سر پیٹتی کہا اے بیٹی اگر تیری جگہ پر ایک بیٹا ہوتا کام آتا نیشاپور کو جاتا باپ کو

چھڑایا اوسنے کہا سلے اور کوچ کر گیا بادشاہزادی نے خبر پاتے اعتراض فرمایا خدا کارساز اور غریب نواز ہے
پھر خفیہ خانساماں کو بلایا آہستہ فرمایا مجکو نیشاپور عنقریب جانا سوداگر کی خبر لانا جس قدر چاہیے خزانہ سے لے
اسباب تجارت کو سرانجام دے وہ دور اندیش عذر درپیش لایا پذیرانہ فرمایا فرمان بردار نے مبلغ خطیر لیے
تحفجات فراہم کیے نصف شب کو دختر لباس مردانہ پہنکر طیار ہوئی اور گھوڑے پر سوار ہوئی خانساماں کو
مع جمیع ساماں ہمراہ لیا اور بشکل سوداگر کوچ کیا ماں نے خبر پائی حیرت میں آئی اس بات کو چھپایا خیل خدم سے
فرمایا کمبخت کو جانے دو اوسکا نام نہ لو اگر کوئی ذکر اوسکا درمیان لائیگا سزا پائیگا صاحب شعور جاتے جاتے داخل
نیشاپور ہوئی دوسرے روز مردانہ وار گھوڑے پر سوار بصد زیبائی بازار کی طرف آئی ایک عالم گرویدہ ہوا عشق کا تیر
جگر پر کھایا **نظم** وہ خوبی میں یوسف نمودار تھی * خریدار سے گرم بازار تھی * پڑی جسکی اوس ماہ رو پر نظر *
کتان سان ہوا پارہ پارہ جگر * کیا دیکھا ایک سوداگر مالدار عمدہ روزگار کئی خادم شایستہ روبرو کمربستہ دکان
عالیشان پر بیٹھا ہے اور طرف راست ایک مکان میں قالین بچھی صندلی پر گدی کسی کتا آرام سے سوتا ہے جواہرات
گران بہا گلے میں پڑے دو غلام سر پر کھڑے ایک رومال سے منھ پاک کرتا دوسرا مکھی جھلتا طرف چپ ایک
مکان میں دو آدمی گرفتار پنجرہ آہنی میں نظر آئے اور وہ جوان ہو کل پائے حیرت میں ہی لاحول کہی سوداگر نے
اوسے دیکھکر غش کیا مشتاقانہ پیغام دیا کہ ایک ساعت ادھر تشریف لاتے سرفراز فرمائیے اوس عاقلہ کام کی برآمد
پائی فورا گھوڑے سے اوتر آئی سوداگر نے تعظیم دی اور تکریم کی پوچھا کیونکر آئی کہاں سے تشریف لائی
کہا میرا نام بوم روم اور اس شخص کا باپ سوداگر ہے پیر منحنی مال دنیا سے غنی ایکبار اسباب تجارت مجکو دیا
اور امتحان سلیقہ کیا الحمد للہ اس سفر میں منفعت کلی اوٹھائی کہ صحبت تم سے بزرگ کی میسر آئی سوداگر نے کہا بندہ
بھی یہی کاروبار اور فی الجملہ اعتبار رکھتا ہے اگر غریب خانے میں شفقت فرماؤ خرید فروخت میں البتہ بہت
فائدہ اوٹھاؤ پہلے رو سے عیار ہی سے حیلہ لیا پھر قبول کیا خانساماں کو فرمایا بار اوتارا سوداگر نے مقام دلچسپ
دیا کھانا طلب کیا پہلے قاب پلاؤ سے بھری کتے کے آگے دھری اوسنے بقدر اشتہا نوش کیا اور لگن سے
پانی پیا وہی پلاؤ قیدیوں کو بزور کھلایا اور وہی جھوٹھا پانی پلایا وزیر زادی نے کہا اے سراپا دانائی ان سے
کیا تقصیر ظہور میں آئی کہ کتے کا جھوٹھا کھلاتے ہیں کہا اے فرزند میں نے بہت تاوان دیا یہ راز فاش نہ کیا
تو بھی درگذر اسکا ذکر نکر اوس عاقلہ کو نظر اپنے کام پر آئی تکرار درمیان نہ لائی اور باتفاق سوداگر کھانا
کھایا دو مہینے تک رہی غیر مرضی ایک بات نہ کہی سوداگر اس قدر مفتون ہوا کہ وہ اگر ایک ساعت کہیں جاتی

یہ سنکر کہا نے ایک روز کہا اے نور چشم خدا نے مجھے فرزند نہین دیا ہے مین نے تجکو فرزندی مین لیا ہو
چنانچہ مجلس ترتیب دی اور ہر ایک کی دعوت کی وزیرزادی نے جو دیکھا کہ یہ مرغ زیرک خوب دام الفت مین
گرفتار اور فرمان بردار ہوا ایک دن ملول ہو کر آنسو بھر لائی سوداگر نے موجب ملال پوچھا کہا کیا عرض کرون
آپکی الفت زنجیر پا اور خدمت والد خوشنودی خدا ہے اگر نہین جاتا ہون خجلت اوٹھاتا ہون کہا اگر مرضی ہو
آدمی معہ متاع سواری جائین اور خرچ لیجائین بہ آرام تمام لائین اوسنے کہا عالم کہے گا ناخلف تھا وطن ترک کیا
باپ کو بیچ سفر دیا اگر آپ ارادہ کرین عہد کرتا ہون تا زندگی بندگی بجا لاؤن اور حکم سے باہر نہ آؤن کہا آگے آپ خود دانا
ہین خوشی درکار ہے چند روز کے بعد کوچ کیا اپنا مال سب ساتھ لیا وزیرزادی منزل بمنزل طے کر کے
اپنی ولایت مین آئی سگ اور سگ پرست کو ہمراہ لائی ایک باغ مین ڈیرا کیا خفیہ جاکر ماں کو مژدہ دیا کہ دو روز اور مہلت
پاؤن تو باپ کو چھڑاؤن ماں نے خوشی کی اور رخصت دی تاجر کا آنا مشہور ہوا اور خانہ بخانہ مذکور ہوا کہ ایک
سوداگر سگ پرست کہلاتا ہے اور کتے کا جھوٹا آدمیون کو کھلاتا ہے یہ خبر بادشاہ نے پائی اشارت فرمائی
کہ بے طریق ہے لوٹ لین اور سزا دین وہی ایلچی کہ جسنے وزیر کو سولی سے بچایا تھا آداب بجا لایا کہا
قول وزیر راست آیا جہان پناہ پہلے حضور مین بلائین پھر جو فرمائین اوسنے حکم کیا اوسی وقت سگ اور سگ پرست
کو مع پنجرہ آہنی حضور مین لائے بادشاہ نے بغل تحقیق ملاحظہ فرمائے پوچھا یہ کیا بدعت ہے تیرا دین اور مذہب
کیا ہے عرض کی بندہ مسلمان اور قرآن خوان ہے مگر یہ راز زبان پر نہ لایا اس باعث سے سگ پرست کہلایا
جہان پناہ بھی معاف کرین اس بات سے درگذرین فرمایا اپنی جان سے ہاتھ دھویا کاشف راز ہونا چاہیے سگ پرست
نے دونون قیدیون کو پنجرے سے باہر کیا ایک کو طرف راست دوسرے کو جانب چپ لیا کہا جہان پناہ
سلامت یہ دونون جوان اس ناتوان کے بڑے بھائی ہین بعد از رحلت والد بزرگوار مال بیشمار بھائیون نے
کہا بانٹ لیجیے مین لڑکا تھا بھائیون سے کہا باپ اگر مر گیا ہوا تم مربی ہو مجھکو کھانا کپڑا دو کار حصہ سے کیا سروکار
ہے فرمایا تو چھوٹا ہے اور زمانہ کھوٹا ہے مبادا ہمسے مال خرچ ہو جائے نوجوانی مین فساد اوٹھائے ابھی اپنا
حصہ لے یا لا دعوے لکھ دے مین نے فارغخطی مہر قاضی سے لکھوا دی کچھ تکرار نہ کی چند روز کے بعد اونھون
نے مجھے خارج کیا اور گھر سے نکال دیا یہان تک کہ اگر مر جاتا تا استخوان بناتا والد بزرگوار اونکی نسبت
مجھے پیار کرتے تھے اپنی عین حیات مین ایک حویلی بنائی میرے نامزد فرمائی مجھ سے کہا پانچ ہزار اشرفی
وہان حوض کے نیچے مدفون ہے وقت پر بیچیو اپنی معاش کیجیو مین اوسی حویلی مین جا رہا بھائی ناواقف تھے

کچھ نکما امانت سے محفوظ رکھا اوس حویلی کو بچھوڑا باپ کی امانت پائی تجارت کی دکان جمائی دو تین سال مین
اقتدار اور اعتبار پیدا کیا ایک روز میر فقیر باہر سے آیا اشک بھر لایا کہ تمہارے دونون بھائی مار کھاتے ہین
اور بیہودی کپڑے لیے جاتے ہین مین نے دوڑکر پوچھا اونھون نے مختار لکیا لیا کہ بجیریت کیا کہا اگر تجھے
رحم آتا ہے پانسو دینار ہمارے دیدے انکو لے اوسی وقت اونکا دین پہونچا دیا بھائیون کو ساتھ لیا پوشاک
فاخرہ دی مدت تک خدمت کی سوداگر ترکستان کو چلے بھائیون نے کہا اگر کچھ اسباب پاتے ہم بھی جاتے
مین نے دو حصہ مال جدا کیا ہر ایک کو علحدہ سرانجام کر دیا ملک التجار سے کہا انکو اپنے زیر سایہ رکھیو اور محمد معاون
رہیو ایک سال کے بعد قافلہ آیا بھائیون کو نہ پایا متشوش رہا ایک نے کہا تمہارے بڑے بھائی نے اپنا مال
قماربازی مین دیا اور دوسرے نے چھوکرے کے عشق مین صرف کیا مین آتش غیرت سے جلا خفیہ
ترکستان کو چلا بھائیون کا وہی حال پایا جو سننے مین آیا پھر اونکے واسطے اسباب تجارت خرید کیا
اور ہمراہ لیا دو منزل پہنچکر تنہا گھر آیا ٹھہرایا کہ لوگ ساتھ لیجیے بھائیون کا استقبال کیجیے دوسرے روز
تا دوپہر شہر سے باہر منتظر رہا ایک آنے والے نے کہا کاش تمہارے بھائی اس راہ سے نہ آتے تین پہر
رات گئی تھی کہ قزاقون نے شبخون کیا اونکے ساتھ جتنے تھے ان کو بھی لوٹ لیا اب دونون بھائی بلباس گدائی
پوشیدہ بیٹھے افسوس و غم کھاتے ہین شرم سے نہین آتے ہین مین نے سنکر شتاب کیا پھر گھر مین آیا
پوشاک اور لی پھر بھائیون کو جا کر دی اونکو کچھ نکما تقدیر پر راضی رہا چند روز کے بعد مین نے ہندوستان کا
قصد کیا عیال و اطفال کو ساتھ لیا یہ دونون بزرگوار کشتی پر سوار منزل بمنزل خوش آتے تھے اور اتفاقاً بہیر (؟)
قضارا میری کنیز بھائی کو نظر پڑی دل مین گڑی دوسرے سے اس نے صلاح کی بھائی کو درمیان سے
اوٹھا دیجیے مال سب آپ لیجیے ایک رات مین سوتا تھا اونھون نے پکارا بھائی جلد آ مردم آبی قیمان مین
اور ہاتھون مین شاخ مرجان تماشا غریب ہے اور واقعہ عجیب ہے مین انکے کہنے پر یقین لایا اوٹھکر باہر
نکل آیا ان سنگدلون نے خوف خدا نکیا مجھے اوٹھا کر دریا مین ڈال دیا ہر چند دست و پا مار کر پکارا اور فقا
کو پکارا کسی نے میری سرگذشت سنجانی مگر کتے نے آواز پہچانی بے اختیار کود کر آیا آپ کو مجھ تک پہونچایا
مین نے اوسکی دم پکڑی اور اوسنے شناوری کی تقلسم کشتی نہ بیڑا الحکم خدا ۞ وہی موج دریا ہوئی
ناخدا ۞ مین جاتا تھا مردہ بالاختیار ۞ مثال حباب ایکدم برقرار ۞ تیسرے روز کنارہ پایا شکر الٰہی
بجالایا نہ قدم مین طاقت نہ دم مین قوت اشتہا غالب ہوئی افتان و خیزان چلا ایک شہر ملا وہان کی زبان

ایک دانۂ جواہر سوداگر کو دیتا تھا اور میں نے دونا دیا تھا وہی دانہ بخوشی دیا اور رہائی کے واسطے التماس کیا
اوسنے کہا مدعی کو راضی کر دو گرنہ پانچ سو تومان دیکر چھڑایا اونکو گھر میں لایا اونکے روبرو اپنی عورت کو
جانے نہ دیا اور میں نے خدمت میں کسی نوع قصور نہ کیا ایک روز صاحب خانہ حمام سے نکل کر سر برہنہ صحن میں
کھڑی تھی منجھلے بھائی کی نظر پڑی عنان صبر ہاتھ سے دی میرے مارنے کی فکر کی بڑے بھائی نے کہا
ملک بیگانہ کی بادشاہی گدائی سے بدتر اور وطن کی گدائی بادشاہی سے بہتر ہے میں نے اونکی خاطر سے
وطن کا قصد کیا اہل و عیال کو ساتھ لیا ایک منزل میں منجھلے بھائی نے کہا اس نواح میں ایک چشمہ دلکشا
اور باغ قابل تماشا ہے اگر کل مقام ہوتا جا کے سیر کر آتے میں نے بھائیوں کی خوشی کے واسطے مقام کیا
دونوں صاحب بخش صبح سے بیدار اور کمر باندھ کر طیار ہوئے میں نے سواری طلب کی بھائیوں نے
مصلحت نہ دی کہ قریب و جوار ہے سواری کیا درکار ہے پیادہ روان ہوئے دونوں بھائی تیراندازی کرتے جاتے
اور لطیفہ طرب انگیز فرماتے دو غلام میرے ساتھ تھے ایک کو کہیں بھیج دیا اور دوسرے سے سواری کو
طلب کیا میں قضائے حاجت انسانی کے لیے ایک درخت کے نیچے بیٹھا دونوں بھائی تلوار کھینچ
کھینچکر پہونچے ایک نے میرے سر پر لگائی کان تک اوڑ گئی دوسرے نے شانہ پر ماری میں گر پڑا مجھکو غش آیا
چونکہ نمک حلال تھا غریب نے حملہ کیا اوسے بھی دونوں نے ایک ایک ہاتھ دیا لقمۂ شمشیر کیا ٹکڑے
ٹکڑے میرا سب بدن ہو گئے چھوڑ گئے بے گور اور بے کفن * میرے بھائیوں نے کیا یہ خیال *
کہ کھائیں اسے بھیڑیے اور شغال * اے درویشو یہ سنکر مجھکو رقت آئی سگ پرست نے پہلو اور پشت
دکھائی فی الواقع دو زخم نمایاں تھے سوداگر نے پھر کہا دونوں بھائیوں نے زخمی کر کے اپنے بارے
اور قافلے میں جاکر پکارے کہ اثنائے راہ میں قزاق آئے منجھلے بھائی کو مار گئے ہم بچ نکلے بھائیوں کی
قدردانی تھی آپکو ضرب خنجر سے ہلاک کیا مال سب بھائیوں نے لیا میں زخمی پڑا تھا قضارا دختر بادشاہ
فرنگ با کنیزان شوخ و شنگ ہر ایک گھوڑے پر سوار بطریق سیر و شکار ادھر آئی مجھے میں سد رمق جان باقی
اوسکو رحم آیا جراح کو تعین فرمایا ملکہ باپ سے چالیس روز کی رخصت لیکر باغ میں چمن آرا تھی اور
مشغول سیر رہتی جراح مجھکو غلافچے میں لپیٹ کر باغ میں لایا خدمت گذاری کرنے لگا ملکہ ہر روز یہاں
تشریف لاتی اور مرغ کا شوربا اور دوا پلاتی چالیس روز کے بعد میں نے غسل صحت کیا ملکہ نے خلعت انعام دیا
اور میرے احوال پرسی پر متوجہ ہوئی میں نے اپنی مصیبت کی حقیقت سے اوسکو بھی آگاہ کیا وہی بارے

تسلی دی اور خاطرداری کی مقتضاے جوانی سے حرص غالب ہوئی اور ہوس غالب ہوئی شب کو
تنہا میرے پاس آتی مخلوط ہو کر جاتی مین بھی اوسکے میوۂ وصل سے حلاوت پاتا فکر و غصہ بھول جاتا
ایک روز باپ کے دولتخانے مین تھی مین نے قضاے عمری کی فرصت پائی ایک گوشہ مین
جانماز بچھائی دل باحضور دست بدعا ہوا ناگاہ وہ اول شب کو آئی میری خوابگاہ خالی پائی بگمان ہوکر
دایہ سے کہا شاید کسی لونڈی کے پاس رہا پھر آپ اور دائی میری طرف سیر کرتی آئی رکعات نماز دیکھکر
قہقہہ مارا اور دائی کو پکارا کہ اجی یہ بیچارہ دیوانہ ہوا مین ڈرا کہ یہ ظالم کافر اور مین غریب مسافر دیکھیے کیا آفت
لانے اور کیونکر پیش آئے دایہ نے کہا مرد مسلمان ہے اور بت پرستی سے بدگمان ہے کہا مین نے برا کیا
کہ دشمن کو بغل مین لیا دو روز تک تشریف نہ لائی تیسرے روز آئی دائی سے پوچھا وہ رانڈہ بہت کیا کرتا ہے
کہا مرتا ہے فرمایا باہر آئے اور اپنا طریق بتائے مین اگرچہ خوف زدہ کھڑا ہو رہا اوسنے دایہ سے کہا اگر میرے
ہاتھون سے مارا جائے بت بزرگ مہربانی فرمائے دائی نے کہا اس کام سے درگذر بت بزرگ کے
حوالے کر پھر ایک جام مجھکو دیا اور زیر لب خندہ کیا دایہ مزاج دان تھی دعاے خیر کہی اور جا کر سو رہی ملکہ نے
فرمایا اے جاہل بت بزرگ مین کیا بدی پاتا ہے کہ اوسکے آگے سر نہین جھکاتا ہے مین نے کہا اے ملکہ
بت ایک سنگ ہے تراشیدہ نہ گوش رکھتا ہے نہ دیدہ مین اوسکی پرستش کرتا ہون کہ ہر دم حاضر و ناظر ہے
اور سب چیز پر قادر ہے نظم وہی سب کو دیتا ہے روزی و جان * اوسی سے ہے قائم زمین
آسمان * جہان مین جہان تک گل و خار ہے * اوسی کی یہ قدرت نمودار ہے * خدا نے اوسے
توفیق دی دولت اسلام قبول کی کہا مین چچا کے بیٹے سے منسوب ہون البتہ وہ کافر آئیگا ہم عروسی
بجا لائیگا اسکی کیا فکر کیجیے مین نے کہا جو مزاج مین آئے فرمایا وطن چھوڑیے غربت اختیار کیجیے
فی الحال تو کاروان سرا مین جا اور خوش رہنا نہ آنا دایہ تیرے پاس ہر روز آئیگی ایک جوہر گران بہا
پہونچائیگی جس وقت ملاح و عجم کے سوداگر مسافرت کرین اور اسباب کشتی پر دھرین اوس روز مین خبر پاؤن
شب کو تیرے پاس آؤن مین نے کہا اے بلند مزاج دایہ کا کیا علاج فرمایا وہ اہل ہے اور اوسکا
کام سہل ہے ناچار داغ مفارقت اوٹھایا کاروان سرا مین آیا بعد مدت سوداگرون نے ارادہ کیا
مجھکو پیغام دیا کہ کفرستان سے نکل ہمارا حال سقیم ہے اور رستہ اکریم ہے پھر باہم مشورت کی کشتی مول لی
اپنا اسباب کشتی پر دھرا اوسی شب کو پھر اکیلا یارون سے رخصت ہوا اور اپنی کنیز لاؤن دایہ بھی خوشنود کیا

شب گذران ہوئے دوسرے روز بارگاہ بادشاہ میں حاضر ہوا ارکان دولت کو تحفجات دیا رضامند کیا بادشاہ نے
سرفراز کیا خلعت فاخرہ دیا معمول تھا جو قافلہ دریا وتری میں مال ملاحظہ کرتا بعد مدت ایکبار مالک التجار
خدمتگار میرے روبرو لائے اون مین دونون بھائی نظر آئے مجھکو غیرت آئی کہ مین باین شان اور بھائی پریشان
افسوس کھایا اونکو ساتھ لایا حضور مین تقصیر بخشائے کی ہر ایک کو خدمت عمدہ دی ایک روز میری صاحب خانہ
باغ مین روبرو کھڑی تھی منجھلے بھائی کو نظر آئی لسیند فرمائی مین سوتا تھا دونون بھائی مسلح شمشیر برہنہ لیے
میرے مارنے کے واسطے آئے سگ وفادار سے آئے بنا لئے چوکیدارون نے کہا ستی سے جکڑا اون بے رحم
بھائیون کو قید کیا اور کسی طور کا رنج نہ دیا اب اونکے دیدار سے محظوظ ہون جہان پناہ سلامت دونون
بھائی موجود ہین پوچھ لیجیے اگر خلاف عرض کرتا ہون سزا دیجیے مین نے اوس عزیز کی مروت پر آفرین
کی اور خلعت سے عزت دی پوچھا جواہرات کہان سے پائے التماس کیا ایام حکومت ہند مین ایک روز
برائے تفرج قصد ہوا الاسے بام چڑھا تھا دور سے دو مسافر جنگل مین نظر آئے حسب الایما قراول پکڑ
لائے ایک نوجوان تھا پریشان حال دوسری عورت صاحب جمال آتے ہی روٹی طلب کی مین نے دی
جوان کھاتے کھاتے بیہوش ہوا عورت نے آستین بوسیدہ اوسکے سر سے پیچیدہ تھین خدمتگار کھول لائے جواہرات
نظر آئے جب ہوش مین آیا پوچھا کہان سے لایا کہا یہ غریب بیچارہ وطن آوارہ ستم زمانہ سے نیم جان باشندہ
آذربائیجان ہے باپ مالک التجار تھا سفر ہند اختیار کیا مجھکو ہمراہ لیا مادر مہربان مانع ہوئی باپ نے کہا مین پیر ناتوان
اور یہ فضل الٰہی سے جوان ہے مبادا مجھکو ساقی قضا و قدر شربت اجل پلائے اور دیدار بیٹے سے رہے مجھکو ساتھ لیا
اور مختار کیا ہندوستان مین آیا وہان سے وزیرآباد مین لایا ارادہ فرنگ پر کشتی لی اور روان کی ایک روز
باد مخالف آئی کشتی نے پہاڑ سے ٹکر کھائی پارہ پارہ اور ہر طرف آوارہ ہوئی مین تن تنہا رہا میر تختہ بہا
باپ کی خبر مجھکو نہ میری خبر اوسکو خدا جانے کیا ہوا جان بر ہوا نظم نہ جی تن مین تھا اور نہ تن جی کے
ساتھ ٭ مری باگ تھی موج دریا کے ہاتھ ٭ کرون کیا مین جینے کا اپنے حساب ٭ یہی ایکدم تھا
مثال حباب ٭ تین روز کے بعد کنارہ پایا بہزار خرابی باہر آیا تشنہ گرسنہ سر و پا برہنہ افتان و خیزان چلا
ایک کھیت چنے کا ملا کئی شخص سیہ فام ہولے کھاتے تھے اونھون نے مجھکو دیے مین نے لیے
تھوڑے کھائے حواس آئے اون کی زبان فہمید مین نہ آئی صحبت سے کیفیت نہ پائی آگے چلا وحشت تھا
آتش بار ذرہ ذرہ شرار ہوا اس قدر گرم اگر چٹیا آتی کباب ہو جاتی مین نے رات دن گردش کھائی

آبادی نظر نہ آئی تھوڑے سے بوٹ کے دانے پاس تھے اونھین تناول کیا پانی پیا چوتھے دن ایک قلعہ
بلند نظر آیا قفل دروازہ بند پایا مایوس ہو کر آگے چلا ایک پہاڑ ملا اوسکے نیچے شہر عظیم اور شہر پناہ
مستحکم گرتے پڑتے آپ کو وہان پہونچایا بسم اللہ کہکر دروازے مین در آیا ایک مرد بالباس فرنگ
بالائے کرسی خوش رنگ پر بیٹھا تھا مجکو دیکھ کر معلوم کیا نان و کباب دیا اوسے جو کھایا غش آیا اوتنا وقت بعد
پوچھا اب کیا ارادہ ہے کہا فقیر چاہتا ہے کہ چند روز اس شہر مین بسر لیجاے تاکہ توانائی آوے کہا
اے برادر فی الحال مع بیل و غربال اوس ٹیلہ پر جا زمین کھود جو ہاتھ آوے چھان کر لا وہ کان جواہر تھی مین بہت سے
پتھر لایا اور کئی دانون کو چھپایا اوس عزیز نے کچھ نہ لیا سب مجکو دیا ایا جہان دل چاہے وہان لیجا مگر اس شہر مین
نہ آ مین نے گردش کھائی تھی اوسکی پند گوش نہ کی ناچار اوسنے اپنی انگشتری دی کہا ایک شخص میری صورت کا
چوک مین ہے اوسکے پاس جانا جو وہ کہے عمل مین لانا مین جاکر شہر مین داخل ہوا شہر آباد بازار کشادہ رونق خوب
آدمی محبوب مردون کی خرید و فروخت مردون سے عورتون کی داد و ستد عورتون سے اوس سے جاکر ملاقات کی
انگشتری دی کہا وہ گردش سے آنے سے مانع نہ ہوا مین نے کہا اوس عزیز نے بہت سمجھایا میری راے مین نہ آیا
مین نے اپنا قصہ پر غصہ کہا ایک ساعت چپ رہا پھر کہا اے نادان سو طرح کا عذاب اوٹھا یہان نہ آتا اس
شہر کے باشندے کافر اور دشمن مسافر ہین جو غریب یہان آتا ہے بے سجدہ بت نہین پاتا ہے اور اگر
چاہے بھاگ جاوے جانے نپاوے بت کے پیٹ مین ایک شیطان ہے اور اوسکی گفتگو بہتان ہے
مین نے افسوس کھایا کہ عبث آیا کہا خوب اب تو تقدیر لائی مین نے تیرے واسطے جو رسم پہونچاؤ اس
شہر کی رسم ہے مرد اجنبی جب سجدہ بت بجا لائے جو مانگے سو پائے کل بادشاہ بتکدے مین آئیگا بندہ بھی
جائیگا تو پرستش بت کے بعد بادشاہ کے قدم لیجیو اور دختر وزیر کی درخواست کیجیو میں تیرا احوال مفصل
کہون گا اور اس کام کے در پے ہونگا پھر لباس فاخرہ دیا اور ساتھ لیا دیکھا گرد بتخانے کے انبوہ ہے
اور ہر طرف زن و مرد کا گروہ ہے بادشاہ فرنگ روبرو بت سجدہ گزار اور امیر اور امرا دست بستہ
امیدوار مین نے بت کو سجدہ کیا اور پاے برہمن چوم لیا مین بادشاہ کے نثار اور وزیر کی بیٹی کا طلبگار تھا
بادشاہ نے فرمایا یہ اجنبی کہان سے آیا اوس عزیز نے عرض کی یہ میرے اقربا سے ہے بت بزرگ کی زیارت
کے واسطے آیا وزیرزادی کا تیر نگاہ کھایا اب اوسپر مائل ہے اور جہان پناہ سے سائل ہے امیدوار ہون
وزیر اسکو اپنی غلامی مین لاوے اور سرفراز فرماوے بادشاہ نے باواز بلند وزیر سے فرمایا کہ اسے خلعت

وا ماذی دیناو اجب آیا شہرت ہوئی کہ بت بزرگ نے مہربانی فرمائی اور جنبش سے دختر وزیر پائی اوسی وقت
برہمن مجکو بت کے آگے لایا اور رشتۂ زنار گلے کا ہار بنایا مین نے گردن جھکائی بت سے کچھ آواز آئی
وقت شام بادشاہ خود مقام وزیر پر آیا مجکو ساتھ لایا خلعت فاخرہ دیا دختر وزیر سے منعقد کیا شادیانہ شاہی
ملبند اور عالم خرسند ہوا ایک سال کے بعد معشوقہ حاملہ ہوئی وقت اسقاط حمل ہوئی مین نگین تھا سیاہ رو لونڈیان
رنڈیان آئین نوحہ برلائین دونون ہاتھون سے میرا سر پیٹنا شروع کیا او ٹھنے ندیا قریب تھا کہ میرا کام
تمام ہووے یہی شخص کہ آنے سے مانع ہوا تھا مجھے کھینچکر دیوانخانے مین لایا اوس آفت سے بچایا کہا غم سے
درگذر اپنا ماتم کرین نے تجکو بہت سمجھایا تیری خاطر مین نہ آیا القصہ تمام املاک اور میری خانہ داری کا
سب اسباب بیچکر جواہرات لیا وہ جواہر اور چالیس روز کا قوت توشۂ تابوت کیا بادشاہ وزیر ہمراہ ہر ایک
بالباس سیاہ اوسی قلعۂ مقفل کی طرف کہ پہلے روز مین نے دیکھا تھا تابوت لائے اور سو آدمی باتفاق دروازہ
کھول کر اوس مین دھر گئے مجکو کہا یہ آذوقہ کھاتا اور جب دو روز بسر لیجانا تاکہ بت بزرگ خبر لے اور تیری داد دے
مین نے چاہا کچھ کہون وہان نہ ہون اوس مرد نے بزبان جنبی کہا اے بیہوش خاموش والا ابھی ہیمہ حقی
لاتے ہین اور ہمین تجھے جلاتے ہین مجکو نکلنے ندیا دروازہ بند کیا مین نے لاش پر لات ماری کہ تو کیون
موئی جو میری یہ خرابی ہوئی چالیس روز تک وہی توشہ تابوت مین سے اپنا قوت کیا اور ایک مہری ہوا آبگم بہا
وہی پیا جب قوت آخر ہوا مین فکرنا اب موا اتفاقاً ایک تابوت اور آیا مین نے آپکو چھپایا اوسکے ساتھ پیر زال
آذوقہ مالامال مین نے ایک ضرب چوب سے اوسکا کام تمام کیا اور صندوقچہ لیا چالیس روز کھایا پھر تابوت آیا
اوسکے ساتھ دختر پری پیکر ماہ رو مشکین مو لباس کدخدائی در بر تاج عروسی بر سر صندوقچہ جواہر آبدار طعام لذیذ
خوشگوار میرا دل اوس نازنین شمائل پر مائل ہوا آذوقہ لیا اور اوسکو طلب کیا اوسنے گریہ کی مین نے طرح دی
کہ کہان جائیگی آخر آئیگی عجب اوسپر اشتہا غالب ہوئی دیکھا مجکو کہ ہر روز کھاتا ہے اور نہین ستاتا ہے دوسرے
سوال کیا مین نے میوہ دیا چند روز مین رام اور ہم کلام ہوئی پوچھا تو کون ہے کہا دختر وکیل مطلق بادشاہ
شب زفاف کو میرا شوہر بیمار ہوا اور اوسی مرض مین موا مین نے بھی اپنا حال ظاہر کیا اور اوسکو بغل مین لیا
ہم دونون اپنا اپنا درد اور دکھ آپس مین کہتے اور ایک جا رہتے ایک سال کے بعد لڑکا پیدا ہوا اوسپر دل
شیدا ہوا بہت مصیبت اوٹھائی طبیعت تنگ آئی ایک روز مین نے رو دیا جناب کبریا مین التماس کیا
کہ اے کریم کارساز غریب نواز کب تک زندہ درگور رہون اور تیرے سوا کس سے کہون مجھ بیکس کی خبر لے

اس قید سے رہائی ہوئے ایک بزرگ نے خواب مین کہا موری کی راہ سے باہر آ موری سنگ آہن سی استوار اوسکا جدا کرنا دشوار ہے میری عقل سے ہیچ آہنی تابوت شکستہ سی لی کھودنے کی محنت اختیار کی ایک سال کے بعد اندر کے رخنہ ہوا اوسی طرف سے باہر آیا تھوڑے جواہر ساتھ لایا ایک مہینا کئی روز ہوئے جنگل طے کرتا ہون آبادی نہین پائی آج تقدیر یہان لائی اے جہان پناہ مجکو اوس عزیز کے حال تباہ پر رحم آیا کھانا کھلایا لباس دیا رفیق کیا معتبر نظر آیا میرے نزدیک رتبہ پایا اوسکی عورت بندہ زادے کے ساتھ کہ ملکہ فرنگ سے تولد ہوا تھا یار ہمکنار ہوئی اوس سے دو فرزند پیدا ہوئے لیکن دونون مرگئے چند مدت کے بعد بندہ زادہ بھی مرگیا وہان سے دل نفرت کر گیا شاہی بندہ اوسکو سپرد کی شاہ فرنگ سے رخصت لی آپ سگ پرست کہلایا بڑے بھائیون کی بات زبان پر نہ لایا مگر اس لڑکے کی خاطر سے اودھر کا رستہ لیا اور آپ کے روبرو یہ راز ظاہر کیا اے درویشو مین نے لڑکے کی طرف رخ کیا اوسنے زمین کو چوم کر کہا جہان پناہ سلامت میرا باپ بندہ اور یہ عاجزہ فرزند ناچار مردانہ وار باہر آئی سگ پرست کو لائی بادشاہ ملاحظہ فرمائے اور میرا باپ رہائی پائے سگ پرست نے یہ سنکر بے اختیار رو دیا اور افسوس کیا کہ میرے فرزند تھا چاہا اوسکو فرزندی مین لاؤن اور اپنا جانشین بناؤن خدا نے یہ بھی نصیب نہ کیا زمانے نے فریب دیا القصہ اوسکے گریہ جانسوز سے میرا دل آب اور جگر کباب ہوا اوسکو نزدیک بلایا آہستہ فرمایا دختر وزیر کو اپنی زوجیت مین لے اور غم و غصہ جانے دے فی الجملہ صبر آیا اور آداب بجالایا مین نے اوسکو مختار کار کیا اور اعتبار دیا چند روز کے بعد وزیرزادی کو اوسکے ساتھ منعقد کیا اوس سے دو بیٹے پیدا ہوئے ایک میری سرکار کا مختار ہے اور دوسرا ملک التجار ہے اے درویشو مطلب اس حکایت سے یہ ہے کہ حجاب درمیان سے اوٹھ جائے اور ہر ایک اپنی سرگذشت بیان فرمائے

داستان چہارم بزبانی درویش سوم

تیسرا درویش بولا کہ اے ادہم یہ فقیر شاہزادہ ملک فارس ہے ایام طفولیت مین استادون نے تعلیم فرمایا ہنر سے بہرہ وافر پایا ہمیشہ حکایات بزرگان سنتا اور گل فیض چنتا اتفاقاً ایک شخص نے ذکر حاتم کیا کہ خدا نے جوہر سخاوت اوسی کو دیا مین نے کہا اوسکی کوئی روایت مختصر بیان کر عرض کی اوسکا دفتر بے نہایت ہے ازانجملہ یہ حکایت ہے کہ نوفل نامے سردار عرب نے ایکبار رشک سخاوت سے حاتم سے عداوت کی فوج برائے قتل تعین فرمائی حاتم نے خبر پائی کہا بیجرم و گناہ خونریزی سپاہ ہوگی بہتر یہ ہے کہ آپکو ایک غار مین مخفی کیا نوفل نے گھر لوٹ لیا کہا جو سر حاتم لائے ہزار اشرفیان پائے

عالم تلاش مین چلا کسی کو نہ ملا ایک پیرمرد اور پیرزن متصل غار خارکشی کرتے تھے بڑھیا کی زبان سے
نکلا اگر حاتم کہین ہاتھ آتا ہمارا افلاس بالکل جاتا پیرمرد نے کہا اے حاقلہ جہان وہ نصیب کہان کہ
دولت پائین فراغت سے کھائین حاتم نے یہ سنکر دل مین کہا اس غریب کو محروم رکھنا بعید از مروت اور
دور از فتوت ہے غار سے باہر آیا پیرمرد کو بلایا کہا مین حاتم ہون نوفل کے پاس لے چل قید مفلسی سے نکل
اوسنے کہا اے حاتم فی الواقع میری پریشانی جاتی ہے اور دولت ہاتھ آتی ہے مگر یہ کیا لطف ہے
کہ ایک بیگناہ کو دشمن کے قبضہ مین دون اور خون ناحق گردن پر لون حاتم نے قسم دی اوسنے قبول نہ کی
اس بحث مین ہجوم ہوا اور خلق کو معلوم ہوا حاتم نے کہا اگر تو نہین لیچلتا ہے مین خود جاتا ہون تجکو پکڑ بلایا تاکہ
کہ اس بڈھے نے مجھے چھپایا اس باعث سے مین نہ آیا پیرمرد بولا سبحان اللہ نیکی برباد گنہ لازم طوعاً
او کرہاً ہمراہ ہوا اوسکے گرد گروہ گروہ عالم کا انبوہ جب وہان پہونچا نوفل نے پوچھا حاتم کیونکر آیا ایک نے
نے کہا مین لایا فرمایا اشرفیون کا توڑا اوسکے آگے دھرو اور حاتم کو قتل کرو حاتم نے کہا اے نوفل اگر سچ پوچھے
تو یہ مجھے نہین لایا اوس پیرمرد نے پایا نوفل نے اوسے بلایا پوچھا حاتم کیونکر آیا پیرمرد نے خارکشی کے طریق پر
خاک کی طرف اپنا جانا اور طمع دنیا سے حاتم کا ذکر لانا اور وہ بات حاتم کے گوش زد ہونا اور توجہات کی
راہ سے اوسکا نکل آنا اور اپنا انکار اور اوسکی تکرار سب بیان کیا نوفل نے کہا افسوس خون ناحق ہوا تھا
اس جوانمرد نے غریب کے واسطے جان تک دریغ نکی ایسے صاحب سخاوت سے عداوت کی سخت دون ہمتی ہے
اور پست فطرتی ہے پیرمرد کو زرخطیر دیا اور پاس حاتم بدرجہ اتم کیا اے قبلہ عالم میرے دل مین گذرا حاتم ایک
مرد شریف اوسکی یہ تعریف تو بادشاہ زمانہ مالک خزانہ تو بھی داد سخاوت دے اور نیکنامی لے حکم کیا ایک عمارت
تازہ مع چہار دروازہ جلد طیار ہوا اور نقد وہان انبار ہو بعد طیاری شہرت دی اور منادی کی کہ محتاج آئے محتاج
لیجائے روز و شب زر افشانی تھی اور کامرانی تھی ایک فقیر نے صدا کی ملنے اشرفی دی اسی طرح ہر دروازے
سے لایا میرے منہ زبان سے نکلا یہ فقیر حریصون کا پیر ہے فقیر نے تبسم کیا جو پایا تھا رکھدیا کہا تیرے آگے جو کچھ ہے
اور میرے سامنے کمتر از شیر ہے اے شہر حبیب تک سخاوت ملکہ بصرہ دیکھ نہ آئیگا نیکنامی نہ پائیگا مین نے
دو چند سہ چند دیا قبول نکیا کہا اگر سلطنت دیگا فقیر نہ لے گا مین دو گھڑی تحیر رہا دل مین کہا اگرچہ بصرہ دور ہے
مگر جانا ضرور ہے وزیر کو غضب ملک پر متسلط کیا اور آپ لباس درویشی لیا اور بذات واحد سفر کیا ابہ مدت
ولایت بصرہ مین داخل ہوا جس شہر اور گانون مین گذرتا گماشتہ ملکہ خدمت کرتا جب شہر بصرہ مین پہونچا

ایک جوان سر دروازہ عالیشان نظر آیا مجھکو بلایا کہا یہ تکیہ گاہ فقیر ہے اور مہمان خانہ غریب و امیر ہے
جو تشریف لائیے سرفراز فرمائیے تواضع سے پیش آیا اپنے مقام پر لایا حویلی خوب مکان مرغوب فرش فروش بہا
مسند دیبا ظروف بسی بیشمار ہر ایک نادرہ کار دسترخوان وسیع بچھایا کھانا لذیذ کھلایا تین روز جانے نہ دیا
چوتھے روز مین نے قصد کیا کہا کیا مضائقہ ظروف وغیرہ یہ سب اسباب آپ کا ہے بار برداری لائیے
لیجائیے مین نے کہا اس قدر بار مجھکو کیا درکار کہا بلکہ اگر تشنگی فقیر آیا اور قبول نفرمایا بندہ مورد عتاب ہو
اور گرفتار عذاب ہو فی الحال اگر لیجانا محال ہے اسباب تمام ایک مقام پر رکھکر قفل بند کیجیے اوسکی خاطر سے
سب اسباب ایک حجرے مین بند کیا اور قفل دیا اوسی وقت ایک خواجہ سرا لباس فاخرہ پہنے آیا حرف
دعوت درمیان لایا کہا یہ خاکسار ایک مدت سے انتظار مین تھا کہ کوئی بزرگ آئے بندہ خدمت بجا لائے
الحمد للہ میری دعا نے اجابت پائی آرزو بر آئی مین نے ہر چند عذر کیا جانے نہ دیا مکان مین لایا دسترخوان
بچھایا طبق ہائے زرین کاسہ ہائے سیمین کھانے مزے دار شربت خوشگوار تین روز تک نہ چھوڑا چوتھے روز
کہا اگر قیام کیجیے مقام لیجیے اور جو صرف اس مکان کا ہے مال مہمان کا ہے اسکے سوا اور جو کچھ حضرت
ارشاد فرمائین خدمت مالکہ مین عرض کیا جائے مجھکو طمع انسانی اور حرص جوانی نے لیا کہا خدا نے
مجھے کسی چیز کا محتاج نہین کیا مگر ایک مطلب ہے زبانی نہ کہون گا رقعہ لکھون گا اگر مہربانی فرمایئے
سر بمہر لیجائیے خواجہ سرا نے قبول کیا مین نے رقعہ لکھدیا مضمون یہ تھا کہ یہ فارس ملک فارس
مین تخت فرمان روائی پر کامگار اور سخاوت مین شہرہ روزگار تھا ایک سیاح نے اوصاف حمیدہ اور
خصائل پسندیدہ ملکہ سے شمہ بیان کیا مجھکو اشتیاق نے لیا لباس بدلا اکیلا نکلا حق تعالے نے
بخیر و خوبی یہان پہونچایا حال ملکہ جو سنا تھا کہین اوس سے زیادہ پایا سرکار کے گماشتے باخلاق
پیش آئے نقد و جنس سب حاضر لائے لیکن عالم آزادی مین یہ بار مجھکو کیا درکار اگر ملکہ شرع شریف سے
انکار نہ فرمائے میرے عقد نکاح مین آئے عہد کرتا ہون کہ تا زندگی حلقۂ بندگی سے باہر نہ آؤن گا
اور غلام وار فرمان برداری بجا لاؤن گا باقی اختیار بدست مختار خواجہ سرا نے خط پہونچایا ملکہ نے
یاد فرمایا سر دروازہ حرم ایک دایہ محرم بازیور مرصع کار بالاے کرسی زرنگار بیٹھی تھی مین نے بھی
جاکر ایک کرسی پر نشست کی ہر ایک نے تعظیم دی دایہ نے کہا اے فرزند ملکہ دعا کہتی ہے اور فرماتی ہے
کہ نہ مجھکو شرع شریف سے عار ہے نہ شوہر کرنے سے انکار ہے ایک مدت سے تجھسے محب صادق کی

جستجو ہے آج سے مجکو اپنا نامزد جان اور خادمون سے کمتر پہچان دنیا مین : عورت کا مہر مقرر کر
مگر یہ امر ایک شرط پر منحصر ہے پوچھا شرط کیا دایہ نے کہا کوئی جائے بہروز کو لاسے بہروز پوشاک فاخرہ
در بر ہزار کلید بالاے کمر خراماں خراماں آیا دایہ نے فرمایا اے بہروز احوال نیمروز بیان کر اوسنے کہا
اے عزیز سرکار جہان مدار ملکہ مین ہزار غلام صاحب اقتدار ہے اور سب سے کمترین یہ خاکسار ہے ہر ایک
تجارت کے واسطے جاتا ہے اور جب آتا ہے ملکہ حرف سود و زیان درمیان نہین لاتی ہے خلع سرفراز
استقبال فرماتی ہے ایکبار مین شہر نیمروز کی طرف گذرا وہان ہر شخص سیاہ پوش نظر آیا ہر چند پوچھا کسی نے
نہ بتایا القصہ سب ادنے و اعلے سے تا بادشاہ ٭ سیاہ پوش تھے جس طرح نجم و ماہ ٭ مین ہر چند
پوچھا کیا سبب سے یہ بھید ٭ نہ ہرگز ہوئی وہ سیاہی سپید ٭ روز اول ماہ از وزیر تا بادشاہ تمام خرد و بزرگ
ہمراہ شہر سے نکل کر باہر کھڑے ہوئے ہر ایک روبصحرا برابر صف آرا ایک نوجوان گاو زرد پر سوار آگے
خدمتگار نیستان سے نمودار ہوا جلد گاو سے اوتر کے اوسنے نشست کی غلام مرتبان صف کی طرف
لایا ہر ایک کو دکھایا سب نے تحسین اور آفرین کی غلام ادھر سے پھرا اوسکے آگے مرتبان دھرا اوسنے
وہ تیغہ جڑا کہ اوسکا سر دس قدم پر جا پڑا پھر سوار ہو کر نیستان کو چلا ہر ایک نے دست افسوس ملا مین
پوچھتا رہا کسی نے کچھ نہ کہا غرض ہر ماہ یہی اژدحام اور اوس جوان کا وہی کام ہے مین نے خدمت
ملکہ مین یہ احوال عرض کیا ملکہ کو حیرت نے لیا فرمایا کوئی جائے تحقیق کر آئے ایک غلام گیا چند ماہ کے بعد
وہان بیمار ہوا اور یہ نامہ لکھا کہ جو کچھ سمع شریف مین پہونچا راست ہے مگر اس عقدے کا حال کھلنا
دشوار ہے آگے ملکہ مختار ہے غلام فدا اور حق نمک سے ادا ہوا اے عزیز ملکہ نے یہ سنکر تعجب کیا اور
کشف اس راز کا اپنا مہر قرار دیا جو خبر لائے وہ خلعت دامادی پائے اگر تجھمین قدرت ہو جا خبر لا نہین تو
آپکو خاک مین ملا مگر اس ہوس سے درگذر خیال خام نکر مین نے کہا جاتا ہون انشاء اللہ تعالے کامیاب
ہو آتا ہون مگر ایک عقدہ ہے اگر ملکہ مجکو متصل پردہ بلائے اور حال بیان فرمائے مہربانی سے بعید نہوگا
دایہ نے پیغام پہونچایا ملکہ نے یاد فرمایا سبحان اللہ مکان نمونہ بہشت لونڈیان حور سرشت میرے واسطے
ایک کرسی آئی ملکہ پس پردہ تشریف لائی مین نے ثنا و صفت کے بعد کہا جس روز سے تقدیر قلمرو
ملکہ مین لائی منزل بمنزل ضیافت کھائی اور شہر خاص مین کارپردازان سرکار نے اس قدر نقد و جنس
در پیش کیا کہ مال دنیا سے بے نیاز کر دیا لیکن مین نے اس عالم آزادگی مین کچھ نہ اوٹھایا امانت کیطرح آیا

معلوم ہوا اسی طرح جو مسافر آتا ہے ممنون ہو جاتا ہے اپنی دانست مین انتفاع ولایت ایک
مہمان خانے کو کفایت نہین کرسکتا ہے یہ خرچ کہان سے چلتا ہے اگر ملکہ اس راز سے مطلع فرمائے
بندہ تلاش کے واسطے جائے دایہ نے کہا شب کو گذارش کیا جائیگا مین اوٹھ کر مہمان خانے مین آیا
شب کو مجھے یاد فرمایا جا کر دیکھا کہ دو شاخہ اور پنجشاخہ روشن بیشمار نقرہ و طلا کے شمعدان ہزار شامیانے
زر دوزی با جھالر مروارید جابجا استادہ اسباب عیش و عشرت بخوبی آمادہ فرش ملوکانہ مسند خسروانہ
چلتے چلتے دایہ مجلس خاص مین لائی آئینہ بندی مستحکم شیشہ ہاے حلبی قد آدم در و دیوار کو اس قدر مرصع
کیا ہے گویا تمام عالم کا جواہر جڑ دیا ہے ملکہ پس پردہ تشریف لائی دایہ باہر آئی مجھکو کرسی دی آپ
حکایت آغاز کی کہ اس دیار کا والی سات بیٹیان رکھتا تھا بلند اختر ایک سے ایک بہتر روز جشن سب بیٹیان
پوشاک پہن کر باپ کے سامنے آئین آداب بجا لائین باپ نے سب سے پوچھا تم میرے نصیب سے
پاتی ہو ہر ایک نے عرض کی یہ حشمت آپ کی بدولت ہے مگر چھوٹی لڑکی نے کہا غریب پرور نصیب اپنا
اپنا ہمراہ ہے یہ سخن ناپسند آیا فرمایا کہ پالکی مین ڈال کر اسے لیجا کر صحراے لق و دق مین چھوڑ آئین
آدھی رات کو لوگ سوتے مین اوٹھا لائے اور صحراے ہولناک مین چھوڑ آئے شاہزادی جاگی رونے لگی

نظم

کرون کیا مین رونے کا اوسکے بیان ؛ ہوئے دونون آنکھون سے دریا روان ؛ جو ڈر کی
وہان خشک تھے سو بھرے ؛ ہوئے خار صحرا کے سارے ہرے ؛

نہ یگانہ نہ بیگانہ نہ پانی نہ دانہ
تن تنہا حیران دل پریشان تیسرے روز خدا کی طرف رجوع لائی اوسکی دعا نے اجابت پائی غیب سے
ایک فقیر آیا اسے بھوکا پایا اپنی جھولی سے روٹی دی اور تسلی کی کہا اے شاہزادی خاطر جمع رکھ مین
بھیک مانگ لاؤن گا تجھکو کھلاؤن گا چنانچہ ہر روز فقیر جاتا گدائی کرتا لاتا ملکہ نے ایک روز تیل اور کنگھی طلب کی
فقیر لا دی کنگھی کی زمین بالون سے ایک جواہر ہاتھ آیا فقیر پانچ سو کو بیچ لایا ملکہ نے کہا فرد ورا مین حویلی بنا دین
فقیر بولا اگر مٹی کھدی ہوئی پاتا مین آپ دیوار بناتا ملکہ نے بیل ہاتھ مین لیا شغل اختیار کیا تھوڑی
زمین کھودی کہ ایک دروازہ نظر آیا خانہ پر از خزانہ پایا بقدر احتیاج لیا اور بند کیا

نظم

نہ تھے اوسکی قسمت مین جو درد و رنج ؛ دیا حق نے اوسکو خرابے مین گنج ؛ کہا شاہزادی نے
کلمہ بجا ؛ کہ ہر ایک کا ہے نصیبہ جدا ؛

فقیر بموجب ایما معمار و مزدور شہر سے لایا ملکہ نے شہر پناہ
بلند اور قلعہ آسمان پیوند تجویز فرمایا زر خطیر دیا اور امیدوار کیا عمارت عالی جلد طیار ہوئی اور شہر رو بکار ہوئی

رفتہ رفتہ بادشاہ نے خبر پائی پوچھا یہ ملکہ کس خاندان سے آئی جواب شافی نپایا حیرت مین آیا اپنا
ایک معتمد ملکہ کے نزدیک بھیجا ارادہ ہے کہ ہم آپ بطریق سیر آئین عمارت ملاحظہ فرمائین ملکہ نے خوش ہوکر
عرض کی اس غریب کے نصیبے جہان پناہ اگر کل تشریف لائین سرفراز فرمائین دوسرے روز
شاہ والا تبار تخت روان پر سوار ہوکر آئے ملکہ باکنیزان خوب رو اور مع نغمہ سرایان خوش گلو تا دروازہ
آئی آداب بجالائی زنجیر فیل کوہ پیکر اور کئی گھوڑے بازیور پیش کش کئے اور چند جواہر گران بہا نذر دیے
بادشاہ حیران رہا زبان مبارک سے کہا اے عاقلہ کس ولایت سے آئی اور کیون حویلی ویرانے مین بنائی
ملکہ نے عرض کی یہ وہی کنیز بے تمیز اور دختر ناچیز ہے کہ آپ نے غصہ کیا اور نکال دیا بادشاہ کو فوراً
وہ بات یاد آئی شفقت پدری فرمائی پیشانی پر بوسہ دیا اور گود مین لیا پھر خاصہ آیا تناول فرمایا بادشاہ بیگم
اور لڑکیون کو طلب کیا ملکہ نے ہر خواہر کو جواہر اس قدر دیا کہ اگر ہفت اقلیم کے جواہرات لائین اوسکے
پاسنگ کو نپائین تا حین حیات بادشاہ نے حکمرانی فرمائی اوسکے بعد ملکہ پر سلطنت قرار پائی
دولت خداداد بے زوال ہے بلکہ ترقی شامل حال ہے اے قبلہ عالم مین نے یہ سنکر ملکہ کو دعا دی او
روز کی راہ لی مدت کے بعد وہان پہونچا عالم سیاہ پوش پایا جو سنا تھا وہی نظر آیا مین نے تحقیقات
کے واسطے سر دھنا کسی سے کچھ نہ سنا غرہ ماہ کو پھر وہی ہنگامہ و پکار ہوا اور گاؤ سوار نمودار ہوا چاہا اوسکے
پیچھے جاؤن دریافت کراؤن لوگون نے مجھکو گھیرا بزور پھیرا مطلب بر نہ آیا افسوس کھایا ناچار تیسری بار مین نے
کسی سے نہ کہا نیستان مین چھپ رہا جب گاؤ سوار صف سے دوچار ہوکر پھر اگا و مثال باد اور مین پیچھے
چلا شمشیر کھینچکر کہا جا یہان نہ آ مین نے آوازہ فقیرانہ کیا خنجر مرصع پھینک دیا مین نے پیچھا نہ چھوڑا پھر باگ
کو موڑا کہا اے فقیر خون ناحق ہوتا ہے کیون جان کھوتا ہے مین نے کہا اے جوانمرد دریغ نکرنا مجکو
راحت ہے مرنا یہ سنکر تلوار میان مین کی اور اپنی راہ لی دو کوس پر ایک باغ تھا دیوارین بلند دروازہ بند
نعرہ ہولناک زبان پر لایا کہ تمام باغ ہل نہ گیا دروازہ کھلا وہ اندر سے چلا مین نے دل مین کہا
مطلب رہا بارے خدا نے اوسکو رحم دیا مجکو طلب کیا دیکھا ایک جوان ہے نازنین بالا مسند مرصع نشین
طیار ہی شیشہ حلبی رو بکار اور سرو قد دین اوسکے درمیان طیار مین آداب بجالایا بیٹھنے کو فرمایا حاضری
طلب کی مجکو بھی دی وقت شام اوس مقام سے اوٹھا غلامون نے کنارہ کیا مین نے بھی گوشہ لیا
وہ جوان مانند سرو روان باغ کی طرف آیا مین نے درخت سے نکل کر آپ کو زیر درخت چھپایا اور اسنے ایک دستی

ہاتھ مین لی گاو کو خوب زد و کوب کی پھر ایک دروازہ کھول کے در آیا وہان کا احوال کچھ نہ پایا پھر آکر
گاو کا بوسہ لیا اور پیار کیا پھر مکان اول مین آیا کھانا کھایا مین تا وقت خواب بیٹھا رہا مجھسے کہا ای عزیز
سچ کہہ کیا رنگ ہے کہ زندگی سے تنگ ہے مین نے ابتدا سے انتہا تک سب بیان کیا آہ سرد زبان پر لایا فرمایا
اے عزیز تو کامیاب ہوا اور مین زیادہ تر بیتاب ہوا اے قبلہ عالم مین نے اوسمین عشق کی سوختگی پائی قسم کھائی
کہ اگر اس کار کے اسرار سے خبردار ہون جب تک کہ آپ کی مراد بر نلاؤن اپنی منزل مقصود کی طرف
نجاؤن اوسنے مجھکو شفیق اور رفیق جانا کہا مین اس ولایت کے والی کا فرزند ہون وقت تولد
منجمون نے عرض کی فضل الہی سے شاہزادہ جمیع علوم سے بہرہ یاب اور روشن تر از آفتاب
ہوگا مگر چودہ برس تک آفتاب اور مہتاب کا دیکھنا زبون ہے بلکہ بیم جنون سے فرمایا دایہ تہ خانے مین
لیجائے ہرگز باہر نہ لائے صلاح وزراے دانشور سے ایک باغ مختصر طبع پسند دیوارین بلند
ترتیب دیا اور سیر خیمہ بند استاد کیا روشنی کے واسطے شیشے جا بجا لگائے مجھکو مع دایہ و چند خواص
وہان لائے باپ نے حکیم جہت تعلیم تعین فرمایا ہر فن سے بہرہ وافر پایا ایک روز شب ماہ تھی
مین سیر باغ کرتا تھا ایک گل عجیب نظر آیا مین نے ہاتھ دوڑایا نپایا جب مین جھکتا وہ چھپتا اور جب ہاتھ
دور لیجاتا نظر آتا ظاہرا دست درازی شاخ نہال سے نمد بوسیدہ مین سوراخ ہوا وہ گل شعاعی تھا
مین نے کبھی دھوپ اور چاندنی نہ دیکھی تھی حیران ہوا ناگاہ نمد پارہ ہوا اور چاندنی آشکارا ہوئی
اوپر سے آواز قہقہہ آئی مین نے نگاہ اوٹھائی دیکھا ایک تخت ہے طلا کار اوسپر ایک نازنین سوار تاج مرصع
چارقب مروارید دربر فورا تخت نیچے آیا مجھکو پکڑ کر پاس بٹھایا دو جام پے در پے پیئے صحبت موافق آئی
لذت وافر پائی اس قدر میرا دل لیا کہ فریفتہ کیا فرمایا آدمی بیوفا ہوتا ہے نہین تو جب تک جیتی
تیری محبت نبھتی ایک ساعت کے بعد پریزاد آئی اداب بجا لائی کچھ اپنی زبان مین عرض کیا وہ نازنین
روئی کہا مین نے چاہا تھا تیرے ساتھ کوئی دم خوشی سے بسر لیجاؤن اور لطف زندگی پاؤن نظم
مین جاتی ہون ناچار اے میری جان ٭ نہو نامری سمت سے بدگمان ٭ شب و روز دم تیرا بھرتی ہون میں
فراموش تو بھی نہ کرنا مجھے ٭ مین نے کہا اے راحت جان تیرا مقام کہان اگر چاہون کہ پھر دولت دیدار
پاؤن کس سے پوچھون کدھر جاؤن اپنے مقام سے نشان دے یا مجھے ساتھ لے کہا مین بادشاہ
جن کی بیٹی ہون آدمی کی کیا قدرت کہ وہان جائے اور مجھے دیکھنے پائے یہ حرف کہا اور آنسوؤن کا

دریا بہا پریزادون نے تخت اوٹھایا ہوا پر اوڑایا جہان تک نظر کام کرتی رہی مین اوسے دیکھتا رہا
اور وہ مجھے دیکھتی رہی جب غائب ہوئی سودا زدہ ہر طرف پھرا اور بے اختیار زمین پر گرا روتا اور کہتا

نظم کہان تو گئی اے مری نور عین ٭ نہ آرام جی کو نہ دل کو ہے چین ٭ ترے ہجر مین ہائے
مرتا ہون مین ٭ کہ کچھ دم ہین باقی سو بھرتا ہون مین ٭ معلم نے سورۂ جن دم کیا بادشاہ کو اسکی خبر کی
صدمہ دیا بادشاہ خود تشریف لائے دانا اور ذو فنون ساتھ آئے ہر ایک نے تدبیر فرمائی سودا نہ گئی
مین روز بروز لاغر ہوتا اور راتون کو نہ سوتا **نظم** کبھی آسمان کی طرف تھی نگاہ ٭ کبھی باد سے
پوچھتا اوسکی راہ ٭ کبھی اوڑتی چڑیا سے کہتا پکار ٭ بتا نا مجھے اوس پری کا دیار ٭ اس عرصہ مین ایک
سوداگر وارد ہوا اوسنے التماس کیا ہندوستان مین ایک جزیرۂ دلکشا جان فزا ہے وہان
جوگی رہتا ہے افلاطون کردار ارسطو روزگار اوسکی حویلی نہایت بلند برج بارہ آسمان ہے ہر سال کے
بعد روز باہر آتا ہے دریا کو جاتا ہے نزدیک و دور کے بیمار اوسکے منتظر رہتے ہین اوس روز کو
روز عید کہتے ہین جوگی اشنان کے بعد ایک نظر دیکھکر نسخہ لکھکر سب کو دیتا ہے ہر ایک شفا پاتا ہے
اگر اجازت پاؤن شاہزادے کو وہان لیجاؤن بادشاہ نے حکم دیا وزیر کو ساتھ کیا مدت کے بعد وہان
پہونچا فی الواقع اوس ٹاپو کی فضا جانفزا تھی اور آب و ہوا دلکشا تھی دل کو راحت اور جی کو فرحت
ہوئی مگر اوس پری کی یاد شب و روز تھی اور گرمی عشق سینہ سوز تھی ایک روز بیمارون نے خوشی کا
نقارہ بجایا کہ کل روز عید اور ساعت سعید ہے علی الصباح جوگی باہر آیا دریا مین نہایا بعد اشنان
قلمدان مرصع در بر دستار نو بر سر لنگوٹ بند قد بلند عقص گردن فربہ بدن دست راست مین قلم
جادو رقم بیمارون کی صف کی طرف گیا ہر ایک کو نسخہ لکھدیا جب میری نوبت آئی دیوانگی پائی بعد فراغ
اپنے باغ مین آیا مجکو ساتھ لایا ایک مکان مین بٹھایا باغ کا دروازہ بند کیا قفل دیا خود ایک حجرے مین
جاکر زنجیر بند کی پھر میری خبر نہ لی وہان درخت باردار تھے مین میوہ خوشگوار کھاتا اور سو رہتا چالیس
روز کے بعد آیا مجھے خوش پایا ایک مرتبان معجون کا دیا کہ ہر روز چنے کے برابر کھانا اور جس میوے پر
رغبت ہو تناول فرمانا یہ کہکر گوشہ لیا اور دروازہ بند کیا مین بدستور میوہ کھاتا شکر الٰہی بجالاتا اپنی حالت
روز بہتر نظر آئی مگر وہ پری خاطر سے نہ جاتی اوس مکان مین کتب خانہ تھا مین کتاب لاتا پڑھتا اور دیکھتا
علم و حکمت سے خبردار ہوا اور طبابت مین واقف کار ہوا جب پھر روز عید آیا جوگی مجھے باہر لایا

میرے رفقا دوڑے آئے شکر الٰہی بجا لائے جوگی نے اشنان کیا قلمدان مجھکو دیا ہر بیمار کا نسخہ لکھا
مین نے نسخہ نویسی کو بھی سیکھا ایک مریض تھا جوان نہایت ناتوان خوش رو چار ابرو صاحب لیاقت
مگر بیطاقت جوگی جب باغ مین چلا کہا اسکو ساتھ لا مین نے جوانی کو کام فرمایا گود مین اوٹھا لایا
جوگی نے اوسی حجرے مین لیا دروازہ بند کیا ایک رخنہ سے کیا دیکھتا ہون کہ تھوڑی کھوپری
اوسکے سر سے جدا کی ہے اور انبر ہاتھ مین لی ہے مین نے ایک کتاب مین مطالعہ کیا تھا کہ اگر
ہزار پا کان مین جائے انبر نیم گرم سے اسکو نکال لائے میری زبان سے نکلا کہ اے استاد انبر گرم
ہے اور ہزار پا نرم مبادا سوختہ ہو ناخن رہجائے اور بیمار ایذا پائے یہ حرف سنکر پیچ و تاب کھایا حجرے سے
باہر آیا رشک سے سر زمین پر ٹپکا اور پھانسی گلے مین ڈال کر درخت سے لٹکا اوسکا وعدہ برابر ہوا فوراً
مر اجل گیا جان کو دیا مین جو ادھر آیا اوسے مردہ پایا افسوس کیا کھود کر گاڑ دیا اوسکے موے سر سے
ایک کنجی ہاتھ آئی اوسکا قفل تلاش سے پایا کھول کر در آیا وہ خانہ پر از خزانہ تھا وہان ایک کتاب
ملی بخط جلی اوسمین اور اور تجربات اور نسخہ تسخیر جنات سمجھے مین نے خوش ہو کر مریض کی خبر لی کھوپری
قائم کی مرہم لگایا اوسنے شفا پائی زخم بھر آیا جوان بزرگ خاندان یار موافق اور دوست صادق ہوا
صحت کے بعد دروازہ کھول دیا جوان کو رخصت کیا بمشورت وزیر مال فقیر سے کشتی پر کی اور وطن کی
راہ لی جب شہر کے نزدیک پہونچا بادشاہ نے مع سپاہ تشریف ارزانی فرمائی جان تازہ پائی قدمبوسی
کے بعد مین نے عرض کی اے قبلہ دو جہان میرا باغ قدیم کہان فرمایا وہان تمکو کسی نے رنج دیا پس باعث
سے ویران کیا اب قلعے مین مقام لیجیے آرام کیجیے مین نے قبول نکیا اور رو دیا ہر چند سمجھایا خاطر مین
نہ لایا ناچار کئی ہزار معمار مستعد کار اور باغ بدستور طیار ہوا مین نے وہان گوشہ لیا اور عمل تسخیر شروع کیا
ہر روز احوال عجیب نظر آیا مگر برکت اسم اعظم سے خوف نہ کھایا شب چہلم لرزہ زمین اور آوازہ سہمگین کے بعد
ایک پیر مرد سر پر تاج مرصع کا تخت پر سوار ہوا سے نیچے آیا ملامت کے بعد فرمایا اے عزیز کیا چاہتا ہے
کہ ہمکو ستاتا ہے مین نے کہا تیری دختر میری غارتگر ہے برائے خدا مجھے دکھا کہا جنات کی قسم سے
ایک قوم سیاہ ہے بندہ اوس گروہ کا بادشاہ ہے میری دختر بد ہیئت ہے اور تو فرشتہ طلعت ہے
وہ تیری صحبت کے قابل نہین مین نے کہا حیلے سے درگذر اوسے حاضر کر تنگ آیا ناچار ہو کر بلایا
ایک دختر کریہ منظر زر زیور و گوہر مین غرق مگر اوس مہ جبین سے زمین آسمان کا فرق تخت پر سوار

نمودار ہوئی مین نے کہا تو نے وہ نازنین چھپائی اوسنے قسم کھائی کہا اغلب ہے کہ تیری معشوقہ
دختر بادشاہ عمان ہو مگر اوسکا ہاتھہ آنا مشکل اور محنت بیحاصل ہے مین نے اوسے صادق القول
پایا اوسکا کہنا خیال مین لایا اوسے رخصت دی دعوت پھر شروع کی شب اربعین اوس نازنین کا باپ
مع چند خدمتگار تخت پر سوار آیا کہا ہمکو کیون طلب فرمایا مین نے کہا ایک مدت سے تیری دختر نے
مجھکو دیوانہ اور آپ سے بیگانہ کیا ہے **نظم** نہ باہر خوش آتا ہے مجھکو نہ گھر ٭ شب و روز رہتا ہون
آشفتہ سر ٭ کوئی مجھسا دنیا مین غمگین نہین ٭ کہ جس کو کسی طور تسکین نہین ٭ کہا تو خاکی وہ آتشی
موافقت دشوار اور صحبت ناگوار ہے صورت مباشرت مین اوسکو قوت تجکو مضرت ہے مین نے کہا
اے پدر بزرگوار یہ خاکسار فقط طالب دیدار ہے آرزومند بوس و کنار نہین اوسنے کہا آدمی زاد زبان سے
کہتا ہے مگر قول پر ثابت نہین رہتا ہے مین نے کہا برائے خدا ایک بار دیدار دکھا کہ مدت سے
بیتاب اور بیخور و خواب ہون بارے رحم کیا اور قول لیا فوراً وہ پری تمثال زہرہ و مشتری در و گوہر مین
غرق تاج مرصع بالا سے فرق دروازے سے آئی مین نے زندگی پائی **اشعار** نظر آئی مجھکو جو وہ
خوش ادا ٭ دل و جان سے اوسپر ہوا مین فدا ٭ محبت سے آغوش مین لے لیا ٭ جدا دو گھڑی تک
نہ ہونے دیا ٭ ہوئے میرے محکوم جن و پری ٭ پری تھی سلیمان کی انگشتری ٭ خوشی سے ہر غنچہ
دل کھلا ٭ مجھے تخت جمشید گویا ملا ٭ ہم دونون فراغت سے باغ مین بسر لیجاتی اور آپس کے
دیدار سے حلاوت پاتے وہ پری میری دلبری مین رہتی اور ہر وقت کہتی اے دوستدار جنون کی
خبردار یہ مکار اور جفا کار ہوتے ہین ایک رات مجکو شہوت غالب اور ہوس بشری طالب ہوئی قول
فراموش کیا اوسے آغوش مین لیا کسی نے کہا اس وقت کلام ربانی پاس رکھنا نادانی ہے مین نے
اپنے بیگانے مین تمیز نہ کی کتاب اوسکو دی پری نے فرمایا تو نے فریب کھایا کتاب عفریت کو دی
آفت سر پر لی مین نے دوڑ کر اوسے لیا اوسنے کتاب کو اوسکے ہاتھہ مین دیا مجکو ایک افسون یاد آیا اوسکو
بیل بنایا خدا جانے جنون نے کیا سحر کیا وہ پری بیہوش ہو مین از خود فراموش ہوا ناچار شغل
کیواسطے زمرد کا مرتبان بناتا ہون اور نعرہ ہر راہ کو باہر جاتا ہون قتل غلام محض اسواسطے ہے کہ کسی کو
رحم آئے میرے حق مین دعا فرمائے جہان پناہ سلامت اوس عزیز کے حال پر مجکو رقت آئی قسم کھائی
کہ جبتک تیرا مطلب بر نہ لاؤن اپنے کام کو نہ جاؤن پھر رخصت ہوا پانچ برس تک گردش کھائی مراد بر آئی

اتفاقاً ایک کوہ پر گذرا چاہا وہان سے گرون اور خود مرون ناگاہ وہی مرد خدا آگاہ نظر آیا
بزرگون کے طریق پر ارشاد فرمایا اس جہت سے آپ دوانہ ادھر لایا الحمد للہ آپکی حضوری مین
دخل پایا یقین ہے کہ حسب ارشاد فقیر بر آمد کام ہوا اور ہر ایک شکر گذار ہوا

قصہ درویش چہارم

چوتھا فقیر بولا کہ یہ کہتے ہین شاہزادہ ملک چین ہے مین خورد سال تھا باپ نے وقت رحلت اپنے
بھائی کو سلطنت دی اور وصیت کی کہ میرا فرزند جس وقت حد بلوغ کو پہونچے اپنی بیٹی دیجیو اور ملک کا
مالک کیجیو چچا نے مجھکو فرمایا حرم مین جانے باہر نکلنے پائے جو بیٹی میرے نامزد تھی مین اوسے
بہت چاہتا اور خوش رہتا مبارک نام میرے باپ کا غلام تھا کبھی مین اوسکے پاس جاتا وہ حق نمک
بجا لاتا چودہ برس کی عمر مین ایک کنیز نے مجھکو گالی دی مین روتا ہوا مبارک کے نزدیک آیا وہ مجھکو
چچا کے پاس لایا عرض کی بھائی کی وصیت بجا لائیے اسکو کدخدا فرمائیے چچا نے مجھکو گود مین
لیا منجم کو طلب کیا پوچھا ساعت سعید اس نوردیدہ کی شادی دامادی کے واسطے سو برس تک نا
آئے گی منجم مزاجدان تھا تقویم لی عرض کی قبلہ عالم تین سو برس تک عطارد خانۂ زحل مین نازل ہے
اور نحوست شامل ہے اوسکے بعد روز عید اور ساعت سعید ہے بادشاہ نے فرمایا کہ جب ایام نیک
آئینگے شادیانہ بجائینگے مبارک یہ سنکر خاموش رہا بادشاہ نے کچھ اوسکے کان مین کہا
آداب بجا لایا او مکان پر آیا مین نے پوچھا کیا حکم ہوا کہا اے برخوردار مجھکو اس جفا کار کی پاس عیش
لیگیا بہار جوانی دیکھکر میرا امیر کا دل باغ باغ ہوا اگرچہ ظالم بدماغ ہوا آہستہ مجھسے کہا اس مدعی
سلطنت کو زہر دیجیو اور دفع کیجیو اب کیا کرون نہ تیرا مارنا منظور نہ عدول حکمی کا مقدور یہ سنکر
مین نے رو دیا اوسنے گود مین لیا پدر بزرگوار کے مقبرہ مین آیا مجھکو ساتھ لایا زمین کھودی ایک دروازہ
نظر آیا مجھکو اندر بلایا مین نے جانا اوسنے فریب دیا اور میرا کام تمام کیا مین خوف زدہ ور آیا
مکان وسیع پایا دیکھتا کیا ہون ایک حوض ہے لبریز دیا اور دس خمین اشرفیون سے پر ہر خم پر
ایک پتھر کا بندر نمودار مگر ایک خم بیکار مین نے کہا ای نیک نہاد اس سے کیا مراد کہا تیرا باپ پھل وغیرہ
تحفہ ملک صادق جن کے واسطے لیجاتا اور وہان سے زبرجد کا ایک بندر لاتا مین پوچھتا آپ
تحفجات لیجاتے ہین ایک پتھر لاتے ہین کیا فائدہ کہا کسی سے نہ کہنا ہر بندر سردار ہے اور ہزار
ہزار جن ایک ایک کا فرمان بردار ہے مگر ملک صادق کا حکم ہے جب تک دس ہیون فراہم آئین

اطاعت بجا نہ لائین تھوڑا عرصہ باقی تھا کہ باپ موا اور یہ راز فاش نہوا چاہتا ہون تجکو
ملک صادق کے نزدیک لیجاؤن اور ہمیون یا قیافہ لاؤن کہ جنھون کی مدد سے یہ ظالم سزا پاوے
اور ملک موروثی تیرے ہاتھ آوے مین نے کہا تو بجا ہے والد بزرگوار ہے اور میری کلام کا مختار ہے
محلسرا مین پہونچایا اور تحفجات فراہم لایا ایک روز بادشاہ سے عرض کی اگر حکم ہو اوسکو صحرائے
ہولناک مین لیجاؤن اور دفع کر آؤن چچا نے پروانگی دی مبارک نے وقت شب مجکو ساتھ لیا
ایک ہفتے مین رستہ طے کیا جب لشکر جن کے قریب پہونچا آنکھون مین سرمہ سلیمانی دیا داخل لشکر
ہوئے دیکھا ہر ایک جوان خوش رو ہم شگفتہ مثال آہو ہم جدھر گذرتے عفریت خوش طبعی کرتے
چلتے چلتے بارگاہ بادشاہ مین در آیا آداب بجا لایا ملک صادق تاج مرصع برسر چارقب مروارید بر
بتجمل تمام جلوس فرما اور ارکان دولت ہر ایک اپنے پایئے پر درپے نشو و نما مبارک نے زمین کو
بوسہ دیا اور احوال بیان کیا اوسکا باپ موا اور یہ یتیم ہوا چچا نے اوسکی وصیت نمانی بلکہ اسکے دفع مین
صلاح جانی وہان آپ کہیان رہوتے نپایا سر کو قدم بنا کر یہان آیا بخیال بندگی والد بزرگوار
امیدوار ہے کہ بادشاہ کیوان بارگاہ ہمیون دہم عنایت فرمائی تو ملک موروثی ہاتھ آوی ملک صادق
نے فرمایا برادر مرحوم نے میری خدمت بہت کی تو بھی مین نے اجازت نہ دی اب اوسکا فرزند
عزیز آیا ہے اوسکے واسطے ایک کام تجویز فرمایا ہے اگر درمیان خیانت نہ لائیگا زیادہ تر باپ سے
منزلت پائیگا اور اگر خلاف کرے گا بموت مرے گا مبارک نے کہا کیا مقدور پھر ایک کاغذ
مجکو دیا اور حکم کیا کہ اس تصویر کی صورت کی عورت میرے واسطے پیدا کر لاؤ مین نے جو وہ
تصویر دیکھی بیکرار حفظ کی طاقت ہاتھ سے دی قریب تھا کہ بیہوش ہون بارے سنبھل کر رخصت ہوا
مبارک سے مین نے کہا ملک صادق نے یہ کام دیا مجکو ہلاک کیا جنون کے یہ مقدور نہین
اگر آسمان پر سراغ پائے اوٹھا لائے مبارک نے کہا ملک صادق کا ذنب نہین البتہ کہین ہوگی
تو نوجوان ہے یہ بڑا امتحان ہے پھر ہم دونون نے ڈھونڈھا شہر بشہر سات برس تک
گردش کھائی کوئی اوس تصویر کی نظیر نظر نہ آئی اتفاقاً ایک شہر مین پہونچے اوسمین
ہر ایک تسبیح خوان اور حافظ قرآن وہان ایک اندھا نظر آیا محتاج پایا مین نے ایک اشرفی
نذر کی اوسنے دعا دی ہم سیر کرتے تھے ایک عمارت تھی وسیع نہایت رفیع مگر خراب و شکستہ

خراب و خستہ میری زبان سے نکلا افسوس یہ عمارت عالیشان اور اس صورت سے ویران چشم عبرت سے
دیکھتا تھا وہی نابینا عصا زنان آیا کسی کو بلایا اندر سے ایک آواز آئی خیر ہے جلد مراجعت فرمائی
کہا اے فرزند ایک فرزند سعادتمند نے مہربانی کی اشرفی دی بعد مدت طعام لذیذ لیا اور تیرے
واسطے لباس خرید کیا کریم کارساز اپنا فضل فرمائے اوسکی مراد برلائے یہ بات سنکر مجکو ترس آیا
اندہے کو بلایا پھر ایک مشت درم دی اور خاطر کی وہ دعا دیتا اندر گیا ایک نازنین ماہ جبین اندر کے
دروازے سے نظر آئی اصل تصویر کی پائی مین نے دیکھکر غش کیا مبارک نے مجھے بغل مین لیا
دیر تک پوچھتا رہا مین نے کچھ نکہا وہ نازنین پردے سے بولی کہ اے عزیز خدا سے ڈر پرائی استری پر
نظر نکر مین اوس دلارام کی فصاحت کلام پر متعجب رہا جواب مین کہا کہ مین مسافر ہون بیچارہ وطن آوارہ
اگر تمھارا بزرگ ایکدم مجھ تک سے آئے یا مجکو اپنے خدمت مین بلائے مہربانی سے بعید نہو گا اوس پیر مرد نے
میری آواز پہنچانی اندر طلب کیا نازنین نے گوشہ لیا مین نے کہا اے پدر بزرگوار میرا باپ فرمان روا
ملک چین ہے اور یہ خاکسار عشق کی بدولت آوارہ روئے زمین ہے یہ تصویر عوض مبلغ خطیر ایک
سوداگر سے لی لباس تبدیل کرکے سپاہی اختیار کی وہ بدر شہر بشہر گردش کھائی آج میری مراد بر آئی
وہ گنج حسن اس ویرانے مین نمودار ہے آگے تو مختار ہے اوسنے کہا اے برخوردار وہ زیبا نگار ایک بلا نیز
گرفتار ہے اوسکا وصل خیلے دشوار ہے پوچھا سبب کیا کہا مین اس دیار مین عالی تبار ہون اور شریف
روزگار ہون خدا نے مجکو دختر کرامت فرمائی حسن مین بے نظیر پائی جسنے سنا دیوانہ ہوا اور اوسکا شہرہ
خانہ بخانہ ہوا قضارا شاہزادے نے سنکر غائبانہ دل ہاتھ سے دیا بادشاہ نے مجکو رضامند کیا
بادشاہ کی قرابت کے سبب سے میرا بہت زیادہ اور در دولت کشادہ ہوا کمال تجمل سے شادی ہوئی
اور ہر طرف سے مبارکبادی ہوئی شب زفاف کو نوشہ نے چاہا بوس و کنار سے حظ اوٹھائے آواز نالہ
و آشوب اور صدائے زد و کوب حجرے سے بلند ہوئی ہر چند چاہا اندر جائین خبر لائین قفل بند پایا
جب ہنگامہ فرو ہوا دیکھا نوشہ تیغ ستم سے کشتہ ہے اور عروس خوف زدہ خاک و خون مین آغشتہ ہے
بادشاہ نے ماتم کیا اسی میرے گھر مین بھیج دیا جو شاہزادہ اسکے سبب سے قتل ہوا ارکان دولت نے
التماس کیا و فقر بدختر ہے قصاص بہتر ہے بادشاہ نے بشارت فرمائی جمیع کشور میرے گرد آئی خود بخود
در و دیوار سقف و بنیاد سے اس قدر بارش سنگ و خشت ہوئی کہ ہر ایک نے گریز کی اور بھاگ اپنی

راہ لی بادشاہ نے آواز ہولناک سنی کہ اے ظالم بد اختر دختر سے درگذر نہیں تو جو تیری بیٹی نے
سزا پائی یقین کر کہ وہی آفت تجھ پر بھی آئی بادشاہ نے خوف کھایا فرمایا اوس سے ہاتھ اوٹھاؤ ہرگز
نہ ستاؤ اوس آفت سے حافظ قرآن ہر طرف تلاوت کرتے ہین اور منتر جنتر پڑھتے ہین اے عزیز مجکو بھی
اس واردات سے خوب خبر تھی مگر ایک روز عاجزہ سے پوچھا تھا کہا شب زفاف کو چھپت شق ہوئی
ایک شخص سردار تخت پر سوار اور ایک جماعت بصورت انسان خوش رو مگر سم شگافتہ مثال آہو پیچھے
آئی یہ آفت لائی جماعت نے شاہزادے کا قصد کیا اور سردار نے مجھے گود مین لیا مین خوف سے
بیہوش ہو رہا خود فراموش ہوئی ای جوان اوس دن سے میرا حال تباہ ہے اور روز سیاہ ہے
یارون نے جدائی اور نوکرون نے بیوفائی کی اسباب سب فروخت ہوا بلکہ سوخت ہوا اب گدائی
کرتا ہون اوقات بسر لیجاتا ہون خوف سے کوئی میرا نام نہین لیتا ہے بلکہ بھیکھ بھی نہین دیتا ہے
بعد مدت آج تیری بدولت طعام لذیذ کھایا اور پوشاک نفیس لایا اگر آسیب کا صدمہ نہوتا یہ عاجزہ تجکو دیتا
اب اوسکا نام نہ لیجیو اور کسی سے یہ ذکر کیجیو نہین ہر چند خوشامد سے پیش آیا جواب نہ پایا وقت شام
کاروان سرا مین آیا خوشی سے پیرہن مین نہ سمایا مبارک نے کہا الحمد للہ بخت بیدار اور طالع یار ہوا
اور مین اپنے احوال پر اختلال پر متفکر کہ خدا جانے یہ مرد اپنی بیٹی سے پاندے اور جو دے مبارک
ملک صادق کے واسطے نہ لے اور اگر مبارک کو بر سر رحم لاؤن ملک صادق سے امان کیونکر
پاؤن اور اس شہر مین قیام خوف بادشاہ مدام خدا جانے کیا سلوک فرمائے کیونکر پیش آئے اس منصوبہ مین
رات آخر کی اور صبح پوشاک اور غذا خوب لی پیرمرد کو جا کر دی اور پھر عرض کی اوسنے کہا اے عزیز
اپنی جان مفت کھو اس آرزو سے ہاتھ دھو مین نے کہا اے پدر بزرگوار بہت گردش کھائی تب
دولت میسر آئی اشعار کہان اب مجھے تاب دوری کی ہے ٭ کہان دل کو طاقت صبوری کی ہے ٭
مرا سر ہے اور آستانہ ترا ٭ خدا جلد لائے زمانہ ترا ٭ غرض ایک مہینے تک خدمت کرتا رہا ایک روز
پیرمرد نے کہا اے جوان تو اس ہوس سے دست بردار نہین ہوتا ہے اپنی جان مفت کھوتا ہے
خیر دختر سے ذکر لاتا ہون دیکھون کیا جواب پاتا ہون مین نے جو یہ خوش خبری پائی تمام رات نیند نہ آئی
صبحدم سر کو قدم بنا کر آیا پیرمرد نے فرمایا اے عزیز تو نے میری خدمت بہت کی مین نے بیٹی تجکو دی
مگر جب تک جیتا ہون وہ میری غمگسار ہے آگے تو مختار ہے قضائے کار چند روز کے بعد وہ پیرمرد موا

مین تجہیز اور تکفین مین مشغول ہوا مبارک دختر کو چادر اوڑھا کر کاروان سرا مین لایا اور تسلی دے کر
منھہ ہاتھہ دھولایا مین نے چاہا آج اپنی محبت آشکارا کرون اور تعشق اظہار کرون مبارک نے کہا
اے بےخبر برسون کی محنت ضائع نکر مین نے رو دیا اور کنارہ کیا مبارک نے میری تسلی کے واسطے
کان مین کہا اگر تو امانت سلامت ملک صادق کو پہونچائیگا اغلب ہے کہ وہ مہربانی سے
تجکو عنایت فرمائیگا نہین تو اوسکے ہاتھون سے جان برنہوگا پھر دو شتر خرید کیے کجاوے لیے
جب سوار ہو کر شہر سے چلے کئی جن آکر ملے مبارک سے کہا کسی نے ملک صادق سے
خبر پہونچائی کہ وہ نازنین ہاتھہ آئی فرمایا اسی وقت جاؤ منزل بمنزل ساتھہ آؤ یہ سنکر وہ نازنین
بے اختیار اور بیقرار ہوئی ہر دم روتی اور کہتی کہ اے ظالمو مجکو شہر سے کیون باہر لائے کہ جنات
گرد آئے اور آدم زاد جنات کو دیتے ہو کیون لعنتی لیتے ہو مبارک بلافصل چلا جاتا اور مجھے اوسکو
چھپاتا ایک روز مبارک کو خواب مین غافل پایا پھر عہد اوس سے درمیان لایا کہ جب تک جان پابند
قالب ہے بندہ تیرا طالب ہے کہا اگر چاہتا تھا شہر سے کیون باہر آیا مین نے کہا بادشاہ کا
خوف کھایا اوسنے کہا پھر ناچاری اور مقام بے اختیاری ہے مجکو بھی تیری محبت مین مرنا مگر تو فراموش
نکرنا یہ کہکر ہم دونون روئے اور پھر لپیٹ کر سوئے مبارک بیدار ہوا اور میرے قول سے خبردار ہوا
کہا اے پسر جلدی نکر میرے پاس ایک روغن ہے اسکے بدن پر ملونگا اغلب ہے کہ ملک صادق کو
اوس سے نفرت آئے اور تجکو عطا فرمائے بارے تسکین پائی دل کو قوت آئی ہنوز سپیدۂ صبح
نمودار نہوا تھا کہ کئی جن مع خلعت فاخرہ ہمارے پاس آئے اور ایک ہودج زرنگار اوس بیانگار کے واسطے
لائے مبارک نے جلد روغن ملا اور لیچلا رفتہ رفتہ بارگاہ ملک صادق مین پہونچے اوسنے میری پیشانی پر
بوسہ دیا اور امیدوار کیا پھر حرم کی طرف قدم رنجہ فرمایا اور ناخوش ہو کر نکل آیا مبارک کو گالی دی اور
تندی کی کہ اسے گیدی خوب شرط بجا لایا مبارک نے اپنا ستر دکھایا کہ حضرت سلامت غلام نے
جس وقت یہ مہم اپنے اوپر لی رجولیت کاٹ ازل ملک کے حوالے کی تھوڑا مرہم سلیمانی لگایا زخم
بھر آیا وہ میری طرف مخاطب ہوا کہا اے نادان یہ خیال محال تیرے دل مین آیا کہ روغن لگایا اس قدر
رنجش فرمائی کہ مجکو تاب نہ آئی مین نے دوڑ کر خنجر چلایا وہ تخت کے نیچے آیا معلوم کیا کہ ہوا اور وہ
لوٹ پوٹ کر صورت گردباد ہوا ایک گھڑی کے بعد آکر میرے دو لات جڑی کہ ہوش نہ رہا جس وقت

مجکو ہوش آیا آپ کو جنگل میں پایا نہ وہ مقام نہ وہ دلارام خون جگر کھایا آہ سرد لبون پر لایا صحرا صحرا کوہ کوہ گردش کھائی ملک صادق کے ملک کی راہ نپائی ارادہ کیا کوہ سے گرون اتفاقاً وہ عابد کہ جسنے ان بزرگون کو اس دیار کی طرف روانہ کیا آ پہنچے مجکو بھی حکم دیا الحمد بعد ان بزرگون کی دولت ملاقات پائی اور جہان پناہ کی حضوری میسر آئی امید قوی ہے کہ ہر ایک کی مراد بر آئیگی اور فقیر کا فرمودہ

ظہور پانے بادشاہ کے تولد فرزند کی خبر پانے اور فقیرون کے مطلب بر آنیکا احوال

یہ گفتگو درمیان تھی کہ دولت سراے بادشاہ سے آوازہ شادی و مبارکبادی بلند ہوا خواجہ سرا خبر لایا کہ شاہزادے نے گلشن وجود مین جلوہ فرمایا بادشاہ نے کہا اہل حرم مین سے کوئی بھی قابل نسبت باردار نہ تھی یہ مژدہ عشرت اندوز کہان سے سامعہ افروز ہوا عرض کی کہ فلانی سہیلی مورد عتاب سلطانی خوف جان سے حضور مین نہ آتی تھی ملکہ جہانیان حاملہ جانکر خبرگیری فرماتی تھی اوس سے گل گلبن شہریاری شگفتہ ہوا بادشاہ نے خوش ہوکر اوسی دم شاہزادے کو باہر نکالا اور درویشون کے قدمون پر ڈالا اور کہا کہ اے فرمان روایان کشور دانائی تمھاری برکت سے میری مراد بر آئی خدا تمھاری مراد بھی بر لائے اور شتاب کامیاب فرمائے فقیرون نے شاہزادے کو گود مین لیا اور پیشانی پر بوسہ دیا شادیانہ شادی بلند ہوا اور عالم خورسند ہوا بادشاہ نے ارکان دولت کو انعام اور منصب عالی دیا اور رعیت کو محصول سالہ معاف کیا دو گھڑی گذرنے نہین پائی کہ اندر سے آواز نوحہ آئی معلوم ہوا کہ جس وقت شاہزادے کو نہلا کر دایہ نے گود مین لیا ایک ابر تیرہ نے ظہور کیا شاہزادہ غائب ہے اور حالت دایہ عجائب ہے ہر ایک حیرت مین آیا سر نیچے لایا فقیر دست بدعا ہوئے اور امیدوار فضل خدا ہوئے دو روز کے بعد شاہزادہ خلعت فاخرہ پہنکر آیا اور گہوارہ مرصع ساتھہ لایا نئے سر سے شادی تازہ ہوئی اور مبارکبادی بلند آوازہ ہوئی اسی طرح شاہزادہ ہر مہینے جاتا اور تیسرے روز مع تحفجات آتا ہر ایک حیرت زدہ روزگار کہ الٰہی یہ کیا اسرار ہے القصہ بادشاہ نے ایک عمارت دلکشا متصل محل فقیرون کو دی چارون نے ایک جا سکونت کی بادشاہ جب امور ملکی سے فراغت پاتا ہر روز ایکبار اونکے پاس جاتا سوتین برس درویشون کی صلاح سے بعد آرزوی ملاقات اور شکرگذاری احسانات نامہ قلمبند کیا اور شاہزادے کی بغل مین رکھدیا شاہزادہ غائب ہوا بادشاہ فقرا کی خدمت مین حاضر اور جواب خط کا منتظر تھا ناگاہ ایک کاغذ ہوا سے نیچے آیا [illegible] کی خاطر کی اور تحت الامر کی

اجازت دی چند نفر جو بہر آتے ہین تکلوا لائے ہین آزاد بخت شکر گزار ہوا اور ہیچ فقرا طلبیا ہوا اوسی وقت
چار پانچ شخص آئے آزاد بخت کا تخت فلک پر اوڑایا اور باغ ارم مین پہونچایا سرمہ سلیمانی سب کی آنکھون مین
لگایا عجب تماشا دکھایا گلزار تھا بہشت نشان عمارت عالیشان دوشاخون پنجشاخون کی روشنی
اس قدر کہ رات دن سے بہتر ملک شہپال نائب سلیمان بالائے تخت مرصع مجلس آرا اور خیل خیل
پریزادون سے قدرت خدا آشکارا ایک نازنین دختر ہفت سالہ در پردہ مشغول بازی اور شاہزادہ بختیار
پریزادون سے مصروف دمسازی آزاد بخت نے سلام کیا ملک شہپال نے آغوش مین لیا تعظیم دی
تکیہ کی جگہ بٹھالا اور ہم پیالہ ہوئے تمام رات ناچ رنگ رہا اور طبلہ اور مردنگ دوسرے روز احوال پوچھا آزاد بخت
نے سرگذشت ہر چار گدا و اونکی برکت سے پیدایش شاہزادہ بختیار سب شرح دی اور عرض کی
سات برس فضل کریم کارساز پر نظر رکھکر بسر لائے اور اب حضور پر نور السرور مین آئے پریزادون کا تماشا
توجہ فرمائے کہ غریبون کی مراد بر آئے ملک شہپال نے افسوس کیا بلکہ خون جگر پیا بادشاہان جنات
بحر و بر کو نامہ لکھا کہ بمجرد ورود فرمان ہر ایک آپ کو بارگاہ فلک جاہ نائب سلیمان مین پہونچائے اور
آدمی زاد جسکے پاس ہو ساتھ لائے عفریتون نے نامے لیے ہر ایک کو جا کر دیے ملک شہپال نے
اپنی داستان آغاز کی کہ مین بھی فرزند کا آرزومند تھا جب حمل قرار پایا یہ میری زبان پر آیا کہ دختر یا پسر
جو خالق جن و بشر کرامت فرمائے اوسکی شادی آدم زاد کے ساتھ کیجائے جو دختر ہوئی اوسی وقت
عفریت عالم کے گرد آئے شاہزادہ بختیار کو لائے پریزادون نے گود مین لیا شیر دیا ہر مہینے اوسے
یاد فرماتا ہون اور تیسرے روز تمھارے پاس پہونچاتا ہون بیٹا تمھارا ہے اور داماد ہمارا ہی آزاد بخت
شکر گزار اور منت دار ہوا ایک ہفتے کے بعد شاہ جن و پری اطاعت بجا لائے سب حضور مین آئے
ملک شہپال نے ہر ایک کو خلعت فاخرہ دیا اور مجلس کو آراستہ کیا ملک صادق سے نازنین شاہزادہ [illegible]
طلب فرمائی اوسنے چھپائی ملک شہپال نے سمجھایا وہ ناچار اوسے لایا اوسکے بعد بادشاہ ولایت
دریائے عمان سے شاہزادہ نیمروز اور وہ خوابیدہ اور وہ عفریت جو بیل ہو گیا تھا طلب کیا اوسنے بھی
حاضر کردیا پھر دختر شاہ فرنگ اور بہزاد خان کی جستجو درمیان آئی ہر ایک نے قسم کھائی مگر بادشاہ
قلزم نے سر نہ اوٹھایا ملک شہپال نے مبالغہ فرمایا اوسنے عرض کی جس روز اسکا باپ اقبال کو آیا اور
عالم مجھم لایا مین سیر کیا کرتا تھا شاہزادی نظر آئی مین نے تیغ عشق کھائی اوسکو گود اپنی لیا مین نے

قوت بازو نے نہ دیا بہزاد خان کمک کو پہونچا مین نے اوسے بھی کھینچا کہ صاحب درد اور جوانمرد تھا دونون موجود اور خوشنود مین ملک شہپال نے کہا یہ جوان محق ہے وہ نا نہین اسکو نے حیلہ سے نائب سلیمان کی خاطر کی لادی جب کہ تذکرہ دختر بادشاہ شام آیا سراغ نپایا فرمایا اتو اولاد جن سے کوئی باقی نہین کہا سلسل جادو کہ نہایت صاحب شکوہ ہے اور اوسکا قلعہ بالا سے کوہ ہے فرمایا جلد لاؤ اوسی وقت عفریتان قوی بازو ہو گئے بالا سے قلعہ سلسل جادو جا کر اوسکو باندھ لائے دختر شاہ شام کا ذکر کیا اوسنے جواب نہ دیا حسب اشارہ وہ دو پارہ ہوا دختر شاہ شام کو ایک کنوئین مین سے پایا کوئی نکال لایا فقیر شاد شاد ہوئے اور قید غم سے آزاد ہوئے ملک شہپال نے نئے سرے مجلس شادی آراستہ کی اور پری نوش اپنی بیٹی شاہزادہ بختیار کو بیاہ دی اور دختر شاہ شام خواجہ زادۂ یمنی کے عقد نکاح مین آئی اور دختر شاہ فرنگ شاہزادہ عجمی نے پائی ملکۂ بصرہ شاہزادہ فارس سے بیاہی ہوئی اور معشوقۂ ملک صادق شاہزادۂ چین کے حوالہ ہوئی اوسکے عوض شاہزادۂ چین کی بیٹی منگائی ملک صادق کو عنایت فرمائی شاہزادۂ نیمروز کو اوسکی معشوقہ دل افروز دی اور بادشاہ نیمروز کی بیٹی بہزاد خان کو مرحمت کی چالیس رات دن ہنگامہ شادی گرم رہا اوسکے بعد آزاد بخت نے رخصت کے واسطے کہا حکم ہوا کہ جنات اور پریان ہر ایک کو لیجائین بحفاظت تمام پہونچا دین بطرفۃ العین مین ہر ایک اپنے مقام پر آیا شکر الٰہی بجا لایا خواجہ زادۂ یمنی اور بہزاد خان نے شاہزادہ بختیار کی رفاقت ہاتھ سے نہ دی گلستان امید کی ہوا پسند کی تا زندگی درمیان جن و انس باہم مکاتبات اور ترسیل تحفجات رہی *

خاتمۃ الطبع

بتوفیق توفیق بخش چار عنصر فسانہ رنگین اثر دلچسپ و پسندیدہ طبع قصہ چار درویش
موسوم بہ نوطرز مرصع مطبع آفاق مرجع عالی ہمت صاحب شوکت و زور
منشی نول کشور صاحب بمقام کانپور ماہ فروری [illegible] ع
بزیب آلیش طبع مقبول خاص و عام ہوا

* * *